

5 بیرونی شعبہ

مالی سال 23ء کی پہلی ششماہی کے دوران جاری کھاتے کے توازن میں نمایاں بہتری کے باوجود دوران مدت پاکستان کا بیرونی کھاتہ دباؤ کا شکار رہا، جس کی بنیادی وجہ قرضوں کی طے شدہ ادائیگیاں اور مالی رقوم کی پست آمد ہے۔ جاری کھاتے کے خسارے (سی اے ڈی) میں کمی کی بڑی وجہ اسٹیٹ بینک اور حکومت کی جانب سے اپنائی گئیں انتظام طلب کی پالیسیوں کے نتیجے میں درآمدات (علاوہ غذا اور توانائی) میں ہونے والی وسیع البنیاد کمی تھی۔ روس یوکرین تنازعے کی وجہ سے عالمی اقتصادی سست روی، مسلسل بلند مہنگائی کے دباؤ کے سبب سخت زری پالیسی، اور چین کی سست ہوتی معیشت کے باعث برآمدات اور کارکنوں کی ترسیلات زر میں کمی آنے سے پاکستان کے بیرونی شعبے پر منفی اثرات مرتب ہوئے۔ ملکی سیاسی غیر یقینی صورت حال اور آئی ایم ایف کے جائزے کی تکمیل میں تاخیر نے بھی صورت حال کو مزید گمبہر بنا دیا، جس کے نتیجے میں زرمبادلہ کے ذخائر میں کمی آئی اور ملکی شرح مبادلہ مسلسل دباؤ میں رہی۔

23ء کی پہلی ششماہی کے دوران ابھرتی ہوئی منڈیوں کے سرمائے کے بہاؤ کے اشاریوں میں کمی سے ہوئی (شکل 5.2)۔

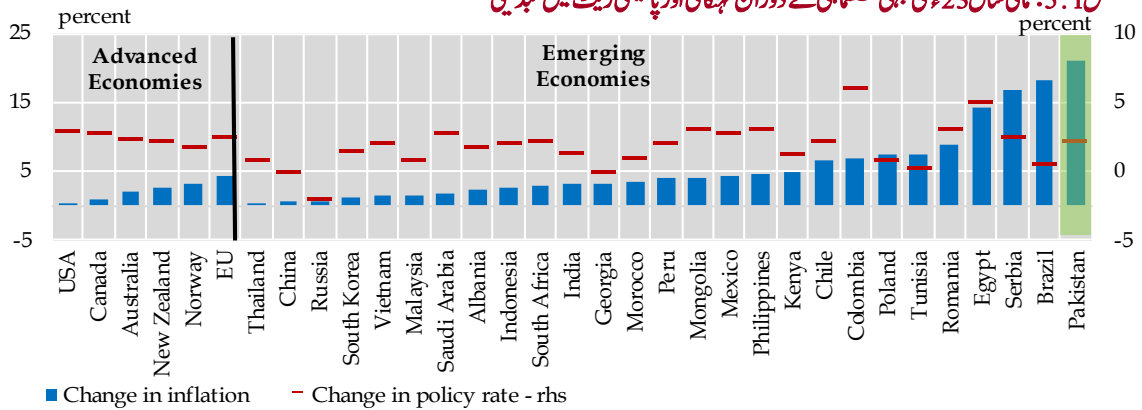
ملک کے اندر، زیر جائزہ مدت کے دوران آئی ایم ایف پروگرام کی بحالی میں تانخیر کے سبب آنے والی ناکافی سرکاری رقوم بیرونی کھاتے میں دشواری کی اہم وجہ تھیں۔ اس کے ساتھ ساتھ سیاسی عدم استحکام کی وجہ سے پیدا ہونے والی غیر یقینی صورت حال نے مالی رقوم کی مجموعی آمد کو متاثر کیا، خاص طور پر نئی سرمائے کی آمد میں کمی ہوئی۔ سال کے ابتدائی مہینوں کے دوران سیلاب نے چاول کی برآمدات کو نقصان پہنچایا نیز کپاس کی پیداوار کو پینچنے والے نقصان کی وجہ سے اجناس کی درآمد کا منظر نامہ ابتر ہو گیا۔

5.1 پاکستان کا ادائیگیوں کا توازن

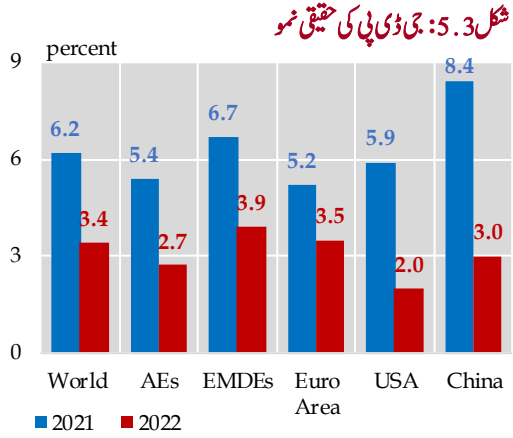
مالی سال 23ء کی پہلی ششماہی میں جاری کھاتے کے خسارے میں نمایاں بہتری کے باوجود، پاکستان کا مجموعی بیرونی کھاتہ دباؤ کا شکار رہا۔ عالمی اور ملکی دونوں عوامل کے باعث مناسب مالی رقوم کی آمد میں کمی اس دشواری کی بنیادی وجہ تھی۔

طلب کے دباؤ، روس یوکرین تنازعے سے رسدی زنجیر میں پیدا ہونے والی رکاوٹیں اور چین کی صفر کوڈ پالیسی کے نتیجے میں 2022ء کے دوران ترقی یافتہ اور ابھرتی ہوئی معیشتوں کو مہنگائی کے ضخیم دباؤ کا سامنا کرنا پڑا۔ بڑھتی ہوئی مہنگائی کے منظر نامے نے مرکزی بینکوں کو زری پالیسیوں کو سخت بنانے پر مجبور کیا (شکل 5.1)۔ زری پالیسی کی عالمی سختی سے مالی دشواری میں اضافہ ہو گیا، جس کے نتیجے میں سرمائے کی منتقلی شروع ہو گئی، جس کی عکاسی گذشتہ برس کے مقابلے میں مالی سال

شکل 5.1: مالی سال 23ء کی پہلی ششماہی کے دوران مہنگائی اور پالیسی ریٹ میں تبدیلی



Source: International Monetary Fund



Source: International Monetary Fund

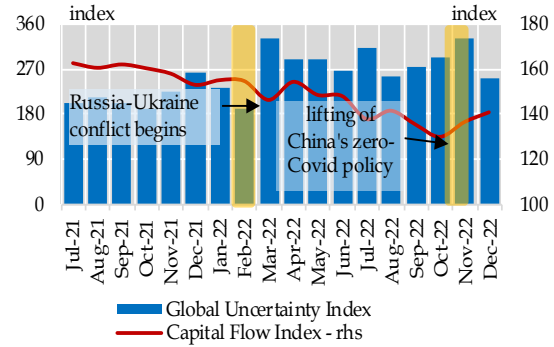
عالمی اور ملکی منفی ماحول نے مالی رقوم کی آمد پر اثر ڈالا، کیونکہ زیر جائزہ مدت کے دوران خالص اخراج دکھائی دیا۔ زرمبادلہ کے قرضوں کی گزشتہ برس کے مقابلے میں زیادہ وصولی کے باوجود، قرضے کی قسطوں کی ادائیگی کے ساتھ ساتھ اخراج سرمایہ کی وجہ سے مالی کھاتے میں خالص اخراج درج کیا گیا۔ لہذا، مالی سال 23ء کی پہلی ششماہی کے دوران مالی اخراج کے نتیجے میں ملک کے زرمبادلہ کے ذخائر ابتر ہو گئے اور روپے کی قدر میں کمی آئی (جدول 5.1)۔

5.2 جاری کھاتہ

مالی سال 23ء کی پہلی ششماہی کے دوران جاری کھاتے میں 13.6 ارب ڈالر کا نمایاں طور پر پست خسارہ درج کیا گیا جبکہ گزشتہ برس کی اسی مدت کے دوران 9.1 ارب ڈالر کا خسارہ ہوا تھا (شکل 5.4)۔ اس بہتری کے پیچھے اہم عنصر ایشیا کے تجارتی (merchandise trade) خسارے میں 26.6 فیصد کمی تھی جس کے نتیجے میں درآمدی ادائیگیوں میں خاصی کمی واقع ہوئی جس کی بنیادی وجہ طلب کے دباؤ کو روکنے کے لیے پالیسی اور انتظامی اقدامات تھے۔ درآمدات میں 18.2 فیصد کمی کی اتنی بڑی تھی کہ برآمدی وصولیوں اور کارکنوں کی ترسیلات زردونوں میں کمی کے باوجود جاری کھاتے کا خسارہ محدود رکھنے کے لیے کافی تھی۔ برآمدی وصولیوں میں 6.7 فیصد کمی کی بنیادی وجہ عالمی طلب کی سست روی اور مقامی خام مال کی بڑھی ہوئی قیمتیں تھیں؛ مالی سال 23ء کی پہلی ششماہی کے دوران سیلاب

تاہم، مالی سال 23ء کی پہلی ششماہی کے دوران پاکستان کے جاری کھاتے میں 3.6 ارب ڈالر کا نمایاں طور پر کم خسارہ درج کیا گیا، جس کی بنیادی وجہ درآمدات میں بڑی کمی تھی۔ اگرچہ برآمدات کی نمو بھی گھٹ گئی، تاہم درآمدات میں کمی کا مجموعی اثر غالب رہا۔ بنیادی طور پر مالی سال 22ء اور مالی سال 23ء کے دوران طلب کو روکنے کے لیے کیے گئے پالیسی اور انتظامی اقدامات کی وجہ سے درآمدات میں کمی آئی۔ دریں اثنا، برآمدات میں کمی بنیادی طور پر ٹیکسٹائل اور کھانے پینے کی مصنوعات میں آئی جس کی وجہ سیلاب سے ہونے والے نقصانات اور روایتی منڈیوں میں طلب میں سست روی تھی، جیسا کہ عالمی جی ڈی پی کی شرح نمو میں کمی سے ظاہر ہوتا ہے (شکل 5.3)۔

شکل 5.2: عالمی عدم یقینی اور ابھرتی ہوئی منڈیوں کے سرمائے کے بہاؤ کے اشاریے



Sources: Economic Policy Uncertainty Index & Bloomberg

مالی سال 23ء کی پہلی ششماہی کے دوران ایشیا کی پست درآمدات کے باعث مال برداری کی ادائیگیوں میں کمی کی وجہ سے خدمات کے کھاتے کا خسارہ بھی کم ہو گیا۔ بیرونی قرضوں پر سود کی ادائیگیاں بڑھ گئیں، یوں بنیادی آمدنی کے کھاتے کے خسارے میں اضافہ ہو گیا۔ زیر جائزہ مدت کے دوران تمام اہم راہداروں سے موصول ہونے والی کارکنوں کی ترسیلات زر میں بھی کمی درج کی گئی، جس میں امریکہ کے معمولی استثنا کے ساتھ ترقی یافتہ معیشتیں اور جی سی سی ممالک دونوں جبکہ معمولی استثنا کے ساتھ امریکہ شامل ہیں۔ ترسیلات کی آمد میں ہونے والی کمی میں بہت سے عوامل نے کردار ادا کیا، جس میں ترسیلات بھیجنے والے بڑے ممالک (برطانیہ اور یورپی یونین) میں پست طلب، (برطانیہ، یورپی یونین اور سعودی عرب کی صورت میں) مہنگائی کا دباؤ اور سفری پابندیوں میں نرمی شامل ہے۔

مالی سال 23ء کی پہلی ششماہی میں سال بسال تبدیلی		مالی سال 23ء				
فیصد	مطلق	شش 1	سہ 2	سہ 1	م 22ء سہ 1	
-60.9	5,534	-3,557	-1,111	-2,446	-9,091	جاری حسابات کا توازن
-26.6	5,547	-15,306	-6,317	-8,989	-20,853	ایشیا کا تجارتی توازن
-6.7	-1,020	14,222	6,831	7,391	15,242	ایشیا کی برآمدات
-18.2	-6,567	29,528	13,148	16,380	36,095	ایشیا کی درآمدات
17.4	1,495	10,066	3,987	6,079	8,571	توانائی کی درآمدات
-29.3	-8,062	19,462	9,161	10,301	27,524	غیر توانائی درآمدات
-85.1	1,820	-319	-38	-281	-2,139	خدمات کا توازن
2.0	-50	-2,604	-1,576	-1,028	-2,554	بنیادی آمدنی کا توازن
126.8	1,774	3,173	949	2,224	1,399	سودی ادائیگیاں
-10.8	-1,783	14,672	6,820	7,852	16,455	جانوی آمدنی کا توازن
-10.7	-1,696	14,112	6,426	7,686	15,808	کارکنوں کی ترسیلات زر
-111.9	11,306	1,201	1,418	-217	-10,105	مالی کھاتہ (خالص)*
-162.4	1,738	668	873	-205	-1,070	براہ راست سرمایہ کاری (خالص)*
175.7	657	1,031	1,001	30	374	جزدانی سرمایہ کاری (خالص)*
-426.5	-1,770	-1,355	-1,391	36	415	بیرونی ملک زرمبادلہ کے اثاثوں میں اضافہ
-108.8	-10,683	-860	-937	77	9,823	زرمبادلہ کے قرضے اور واجبات (خالص)
-123	-705	-132	-107	-25	573	بینک
-104.7	-6,142	-274	-519	245	5,868	عمومی سرکاری
7.8	386	5,357	3,151	2,206	4,971	تقسیم
102.6	2,745	5,421	3,560	1,861	2,676	قطر داروایسی
	-2,773	0	0	0	2,773	ایس ڈی آر اختصاص
-175.4	-1,063	-457	-311	-146	606	دیگر شعبہ
-72.9	-682	254	173	81	936	تقسیم
53.2	283	815	500	315	532	قطر داروایسی
-68.4	-12,100	5,586	5,586	7,860	17,686	اسٹیٹ بینک کے سیال ذخائر
-	-	-24.1	-21.8	-26.6	-3.5	روپے کی قدر میں کمی (-) / اضافہ (+) فیصد سال بسال

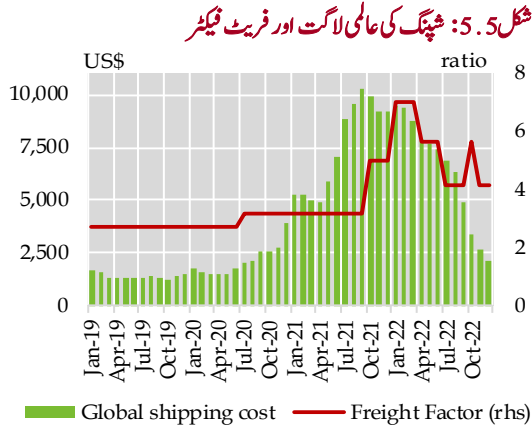
* بی ایم بی 6 کے مطابق منفی علامت کا مطلب پاکستان میں زرمبادلہ کی آمد ہے جبکہ مثبت علامت کا مطلب زرمبادلہ کا اخراج ہے۔

ماخذ: بینک دولت پاکستان

نے بھی غذائی برآمدات کی پست کارکردگی میں اہم کردار ادا کیا۔ خدمات کے خسارے میں بھی گزشتہ برس کی سطح کے مقابلے میں 85.1 فیصد تک کمی آئی جس کی بنیادی وجہ مال برداری اور بیرونی رقوم کا پست اخراج تھا، کیونکہ دونوں ایشیا کی درآمدات سے منسلک ہیں۔ گزشتہ کچھ برسوں کے دوران ہونے والے اضافے کے

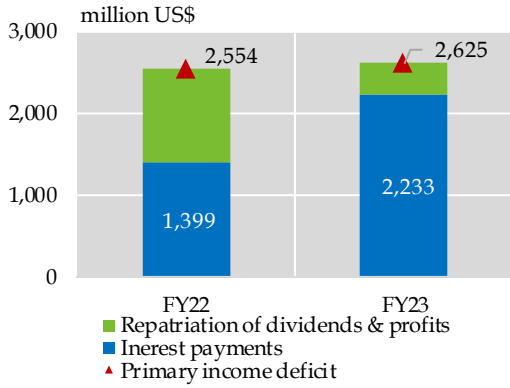
بینک دولت پاکستان کی ششماہی رپورٹ 2022-23

عالمی سطح پر تیل کی قیمتوں میں کمی اور کووڈ کے بعد لاجسٹکس کی طلب کے معمول پر آنے سے مال برداری کے اخراجات کو کم کرنے میں مدد ملی (شکل 5.5)۔¹



Source: Bloomberg and State Bank of Pakistan

شکل 5.6: پہلی ششماہی میں بنیادی آمدنی کا خسارہ اور سودی ادائیگیاں

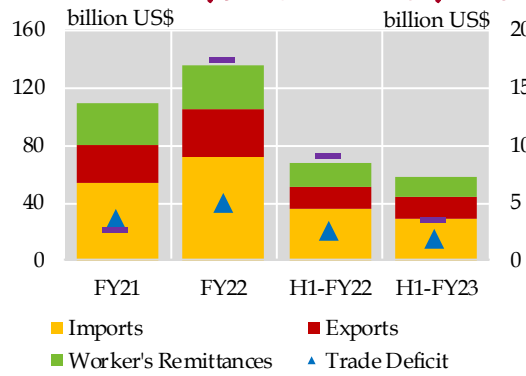


Source: State Bank of Pakistan

ذاتی سفر بشمول مذہبی اور تفریحی سفر میں بھی مالی سال 23ء کی پہلی ششماہی کے دوران واضح کمی واقع ہوئی، اس کی وجہ گذشتہ برس بین الاقوامی سفر کے لیے اس

برعکس، کارکنوں کی ترسیلات زر میں 10.7 فیصد کمی نمایاں کی گئی کیونکہ تقریباً تمام اہم راہداریوں سے آنے والی رقوم میں کمی آئی ہے جس کی بنیادی وجہ بلند مہنگائی اور پست طلب کے باعث مصارف زندگی میں ہونے والا اضافہ تھا۔ زیر جائزہ مدت کے دوران بنیادی آمدنی کے خسارے میں 2.0 فیصد اضافہ ہوا، جس کی بنیادی وجہ حکومت کے بیرونی قرضے پر سود کی بلند ادائیگیاں تھیں۔

شکل 5.4: جاری کھاتے کے توازن کا عمومی جائزہ



Source: State Bank of Pakistan

خدمات کا کھاتہ

مالی سال 23ء کی پہلی ششماہی میں خدمات کا تجارتی خسارہ 85.1 فیصد کمی سے 319 ملین ڈالر ہو گیا جو گذشتہ برس 2,139 ملین ڈالر تھا۔ خسارے میں کمی کی وجہ خدمات کی درآمدات کا تیزی سے گھٹنا تھا (جدول 5.2)۔

متفرق اعداد و شمار سے پتہ چلتا ہے کہ تخفیف کی بنیادی وجہ ٹرانسپورٹ کے شعبے میں آنے والی کمی اور اس کے بعد سفری خدمات میں کمی تھی۔ نقل و حمل کے ضمن میں، زیر جائزہ مدت کے دوران سمندری مال برداری اس کمی کی اہم وجہ تھی کیونکہ ایشیا کی درآمدات گھٹ گئی تھیں۔ مزید برآں، گذشتہ برس کے مقابلے میں مالی سال 23ء کی پہلی ششماہی کے دوران عالمی شپنگ لاگت میں نمایاں کمی واقع ہوئی۔

¹ مالی سال 23ء کی دوسری سہ ماہی کے دوران سی آئی ایف (لاگت، بیسہ، بار برداری) مارچ بھی 4.14 فیصد رہ گیا جو گذشتہ برس 5.03 فیصد تھا۔ اسٹیٹ بینک لاجسٹکس اور فریٹ کمپنیوں کے سروے کی بنیاد پر درآمدی ادائیگیوں کے لیے یکساں عنصر کو لاگو کر کے مال برداری کی ادائیگیوں کا تخمینہ لگاتا ہے۔

جدول 5.2: پہلی ششماہی کے دوران خدمات کے توازن کی تفصیلات

ملین ڈالر

توازن (ب-س)		برآمدات (ب)		درآمدات (د)		
مالی سال 23ء	سال ہلال تبدیلی	سال ہلال تبدیلی	مالی سال 23ء	سال ہلال تبدیلی	مالی سال 23ء	
756.0	-1,751.2	54.1	429.9	-702.0	2,181.1	الف) ٹرانسپورٹ
671.0	-1,484.8	47.5	79.0	-623.4	1,563.9	سمندری بار برداری
-88.4	-218.3	14.7	216.0	103.1	434.3	فضائی مسافر
94.9	-14.4	1.9	16.6	-93.1	30.9	فضائی بار برداری
-7.0	-300.9	-26.8	255.2	-19.9	556.1	ب) سفر
-39.2	-156.9	-1.1	5.2	38.0	162.1	تعلیمی اخراجات
29.4	-140.6	-25.7	247.3	-55.2	387.8	دیگر (ذاتی)
194.2	1,166.1	31.3	1,333.2	-162.9	167.1	ج) اطلاعی و ابلاغی ٹیکنالوجی خدمات
51.9	309.2	23.4	391.7	-28.6	82.5	سافٹ ویئر مشاوری خدمات
-4.6	345.3	-24.6	366.8	-20.0	21.6	دیگر کمپیوٹر خدمات
131.1	263.3	30.7	302.4	-100.5	39.0	کمپیوٹر سافٹ ویئر کی برآمدات
5.4	107.0	5.3	107.0	-0.1	0.0	کال سینٹرز
943.3	-886.0	58.6	2,018.3	-884.7	2,904.3	ذیلی مجموعہ (الف+ب+ج)
1,782.1	-357.5	95.2	3,527.0	-1,686.9	3,884.4	مجموعی خدمات

ماخذ: بینک دولت پاکستان

بنیادی آمدنی کا کہانہ

مالی سال 23ء کی پہلی ششماہی کے دوران بنیادی آمدنی کا خسارہ 2.0 فیصد اضافے سے 2.6 ارب ڈالر تک پہنچ گیا۔ بنیادی طور پر سرکاری بیرونی قرضوں پر بلند سودی ادائیگیوں نے خسارے کو بڑھانے میں اہم کردار ادا کیا، تاہم، اس مدت میں غیر ملکی کمپنیوں کے منافع اور منافع منقسمہ کی واپسی میں کمی آئی (شکل 5.6)۔ گذشتہ کچھ برسوں کے دوران بیرونی قرض گریوں کے بڑھنے سے، زیر جائزہ مدت کے دوران سودی ادائیگیاں بڑھ کر 3.2 ارب ڈالر ہو گئیں جبکہ مالی سال 22ء کی پہلی ششماہی کے دوران یہ 1.4 ارب ڈالر تھیں۔ دریں اثنا، بڑھتی ہوئی عالمی شرح سود کے ماحول نے بھی پاکستان کے قرضے کی واپسی کو بڑھانے میں اہم کردار ادا کیا۔

وقت سے رکی ہوئی طلب ہو سکتی ہے، جب کووڈ کے دوران سفری پابندیوں میں نرمی کی گئی تھی۔

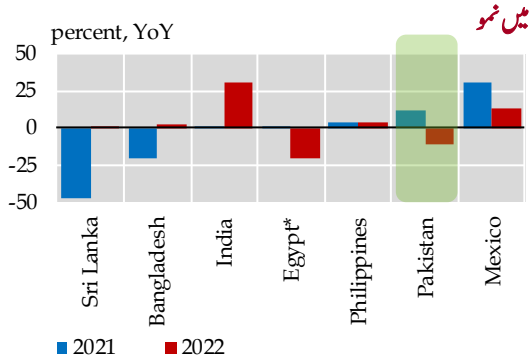
دوسری طرف، اطلاعی و مواصلاتی ٹیکنالوجی (آئی سی ٹی) کی برآمدات میں گذشتہ برس کے مقابلے میں مالی سال 23ء کی پہلی ششماہی کے دوران 2.4 فیصد سال ہلال کا معمولی اضافہ درج کیا گیا۔ آئی سی ٹی برآمدات میں اس نمو کی وجہ دنیا بھر میں لاک ڈاؤن سے متعلق پابندیوں کے سبب ٹیکنالوجی سے چلنے والی خدمات کا بلند استعمال تھا۔² آئی سی ٹی خدمات کی برآمدات میں، دوران مدت کمپیوٹر اور کال سینٹرز کی خدمات میں معمولی بہتری دیکھی گئی۔

² پاکستان کی بڑھتی ہوئی آئی ٹی برآمدات اور ٹیک اسٹارٹ اپس کے بارے میں دیکھیے اس رپورٹ کا خصوصی سیکشن: پاکستان کی بڑھتی ہوئی آئی ٹی برآمدات اور ٹیکنالوجی اسٹارٹ اپ: مواقع اور چیلنجز؟

سعودی عرب، عرب امارات اور برطانیہ سمیت اہم ذرائع سے آنے والی کمی سے مترخ ہے۔

مالی سال 23ء کی پہلی دو سہ ماہیوں کے دوران ترقی یافتہ معیشتوں اور جی سی سی سمیت تمام اہم راہداریوں سے آنے والی رقوم میں سال بسال بنیادوں پر کمی واقع ہوئی، ماسوا، مالی سال 23ء کی پہلی ششماہی کے دوران امریکہ سے موصول ہونے والی ترسیلات زر میں معمولی اضافے کے (جدول 5.3)۔

شکل 5.7: جولائی تا دسمبر کے دوران اہم وصول کنندگان کو ترسیلات زر



*2022 growth for Jul-Sep latest available data
Source: Haver Analytics and State Bank of Pakistan

ترسیلات زر کے بہاؤ کو متاثر کرنے والی مختلف عالمی اور ملکی پیش رفتوں کے ساتھ ساتھ، پاکستان مزدوری کی بدلتی ہوئی حرکیات اور شرح مبادلہ کے اتار چڑھاؤ کی زد میں رہا۔ (تفصیلات باکس 5.1 میں دی گئی ہیں)۔

اس کے برعکس، غیر ملکی کمپنیوں کے منافع کی واپسی میں گذشتہ برس کی اسی مدت کے مقابلے میں مالی سال 23ء کی پہلی ششماہی کے دوران 673.9 ملین ڈالر کی کمی آئی۔ علی الخصوص، اس رجحان کی وضاحت ان عوامل سے کی جاسکتی ہے: (i) اقتصادی سرگرمیوں میں سست روی جس کے نتیجے میں کارپوریٹس کا منافع کم ہوتا ہے؛ اور (ii) روپے کی قدر میں نمایاں کمی۔

کارکنوں کی ترسیلات زر

اہم وصول کنندہ معیشتوں میں ترسیلات زر کا ملاحظہ رجحان ظاہر ہوا۔ مثال کے طور پر، مصر اور پاکستان میں ترسیلات زر میں کمی آئی؛ میکسیکو میں سست روی اور بنگلہ دیش، سری لنکا اور فلپائن میں تھوڑا سا اضافہ ہوا (شکل 5.7)۔ بھارت میں، ترسیلات زر میں قلیل مدتی اور طویل مدتی رجحانات کے لحاظ سے مضبوط نمو دکھائی دی جیسے کووڈ کے بعد کام کی بحالی شروع ہونا؛ اور بھارتی تارکین وطن کی اہم منزلوں (key destinations) میں بتدریج ساختی تبدیلی۔ بھارتی تارکین جو جی سی سی ممالک کے زیادہ تر کم ہنرمند کارکنوں پر مشتمل تھے اب ترقی یافتہ معیشتوں جیسے امریکہ، برطانیہ، سنگا پور، جاپان، آسٹریلیا اور نیوزی لینڈ کے بڑی حد تک اعلیٰ ہنرمند، پیشہ ورانہ روزگار سے منسلک ہو گئے۔³

اس کے برعکس، مالی سال 23ء کی پہلی ششماہی کے دوران پاکستان کو موصول ہونے والی ترسیلات زر گھٹ کر 14.1 ارب ڈالر رہ گئیں، جبکہ گذشتہ برس کی اسی مدت میں یہ 15.8 ارب ڈالر تھیں۔ سہ ماہی اعداد و شمار سے پتہ چلتا ہے کہ مالی سال 23ء کی دوسری سہ ماہی کے دوران 16 فیصد کمی سہ ماہی بہ سہ ماہی کی گذشتہ 22 برسوں میں سب سے بلند ہے۔ ترسیلات زر میں کمی وسیع البنیاد ہے جیسا کہ

باکس 5.1: زوال پذیر ترسیلات زر

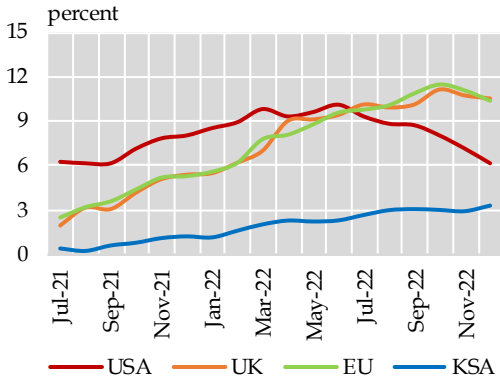
مالی سال 23ء کی پوری پہلی ششماہی کے دوران ترسیلات زر کا بہاؤ رو بہ زوال رہا جس میں مالی سال 23ء کی دوسری سہ ماہی میں ہونے والی کمی مزید نمایاں تھی۔ یہ بات بھی قابل ذکر ہے کہ پاکستان کے لیے، ترسیلات زر حال ہی میں زرمبادلہ کی رقوم پیدا کرنے اور جاری کھاتے کے خسارے میں کمی کے لحاظ سے برآمدات کے تقریباً مساوی رہی ہیں۔ ترسیلات زر کے بہاؤ میں حالیہ کمی جہاں سنگین تشویش کا باعث ہے، وہیں اس کی وجوہات کے بارے میں قیاس آرائیاں بھی ہوتی ہیں۔ ممکنہ طور پر حالیہ ملکی اور عالمی پیش رفتوں نے مالی سال 23ء کی پہلی ششماہی میں پاکستان میں ترسیلات زر کے بہاؤ کو متاثر کیا ہے۔

³ ماخذ: ناٹیکریشن اینڈ ڈیولپمنٹ بریف 37، اکتوبر 2022ء، عالمی بینک

بیرونی شعبہ

گذشتہ تین برسوں (یعنی مالی سال 20ء تا مالی سال 22ء) کے دوران کارکنوں کی اوسط سالانہ ترسیلات زر کی بنیاد پر، سعودی عرب، متحدہ عرب امارات، برطانیہ اور امریکہ بالترتیب چار اہم میزبان ممالک ہیں، جنہوں نے مجموعی ترسیلات زر میں 69.5 فیصد حصہ ڈالا ہے۔

شکل 5.1.1: اہم میزبان ممالک میں سال بسال مہنگائی



Source: Haver Analytics

بلند آمدنی والے میزبان ممالک میں بڑھتی ہوئی مہنگائی، زری سختی اور سستی روی:

اگرچہ مالی سال 23ء کی پہلی ششماہی کے دوران مجموعی طور پر عالمی اجناس کی قیمتوں میں کمی آنا شروع ہو گئی ہے، تاہم توانائی اور غذائی قیمتیں روس یوکرین جنگ کے نتیجے میں رسد میں تعطل جیسے جھٹکوں کا شکار رہیں۔ نتیجتاً، 2022ء کے دوران برطانیہ اور یورپ میں مہنگائی کئی سال کی بلند ترین سطح پر پہنچ گئی، جس کے نتیجے میں، کارکنوں کی حقیقی اجرتیں کم ہوئیں اور ان کی رقوم گھر بھیجے کی صلاحیت میں کمی آئی (شکل 5.1.1)۔

بلند مہنگائی کے ردعمل میں زری تخفیف ان معیشتوں میں سستی کا باعث بنی۔ مزید برآں، اقتصادی سرگرمیوں کو سہارا دینے کے لیے کووڈ 19 کے دوران میزبان ممالک میں فراہم کیے گئے مالی محرک کے اثرات بھی ماند ہونے لگے۔⁴ لہذا، ان میزبان ممالک میں سستی روی ایک اور عنصر ہو سکتا ہے جس نے پاکستانی تارکین وطن کے روزگار کے مواقع اور آمدنی کی سطح کو متاثر کیا جس سے ان کی رقوم بھیجنے کی صلاحیت محدود ہو گئی۔

جی سی سی ممالک میں مزدور منڈی کی بدلتی ہوئی حرکیات

تاریخی طور پر، سعودی عرب اور متحدہ عرب امارات سے آنے والی ترسیلات پاکستان کی مجموعی ترسیلات زر میں غالب رہی ہیں۔ ان ممالک کے اقتصادی اشاریوں میں کسی بھی قسم کی تبدیلی کا براہ راست اثر پاکستان کی ترسیلات زر پر پڑ سکتا ہے۔ سعودی عرب میں سالانہ مہنگائی دسمبر 2022ء کے دوران 1.8 ماہ کی بلند ترین سطح 3.3 فیصد تک پہنچ گئی، جس کی بنیاد یہ وجہ رہا، خوراک اور ٹرانسپورٹ کی بڑھتی ہوئی قیمتیں ہیں۔⁵ بلند مہنگائی کے علاوہ، عالمی سستی روی کے اثرات تیل کی پست طلب اور خام تیل کی گھٹتی ہوئی قیمتوں کے ذریعے جی سی سی کی معیشتوں پر بھی پڑے ہیں۔ نتیجتاً، بلند مصارف زندگی اور روزگار کے پست مواقع جی سی سی میں پاکستانی کارکنوں کی گھر پر رقوم بھیجنے کی صلاحیت میں مانع ہیں۔

دیگر پیش رفتوں میں، سعودی عرب نے اپنی سعودی نیشنلائزیشن اسکیم (جسے 'سعودی نیشنلائزیشن' یا 'نطاقات' بھی کہا جاتا ہے) پر عمل درآمد جاری رکھا۔ نطاقات ایک ایسی پالیسی ہے جس کا اعلان نجی شعبے میں ملازمت کرنے والے سعودی شہریوں کی فیصد تعداد کو بڑھانے اور غیر ملکی مزدوروں پر انحصار کو کم کرنے کے ارادے سے کیا گیا تھا۔ اس پالیسی کے تحت 2022ء کے دوران سعودی شہریوں کو راغب کرنے کے لیے نئے پیشوں اور شعبوں پر توجہ مرکوز کرتے ہوئے مختلف فیصلے جاری کیے گئے ہیں۔⁶ چونکہ یہ اسکیم وائٹ کارڈ ہولڈرز کی طرف زیادہ مرکوز ہے، لہذا غیر ملکی کارکنوں پر سعودی کارکنوں کو ترجیح دینے کے رجحان سے غیر سعودی وائٹ کارڈ کارکنوں کے لیے روزگار کے مواقع کم ہوئے ہیں۔ اس کے نتیجے میں، دوسری قومیتوں کے کچھ وائٹ کارڈ کارکن عارضی طور پر نسبتاً کم ہنرمند کارکنوں کے مقابلے پر آ سکتے ہیں جن میں پاکستانی نژاد بلویو کارڈ ہولڈرز بھی شامل ہیں۔

⁴ ماخذ: مائیکریشن اینڈ ڈیولپمنٹ بریف 37، اکتوبر 2022ء، عالمی بینک

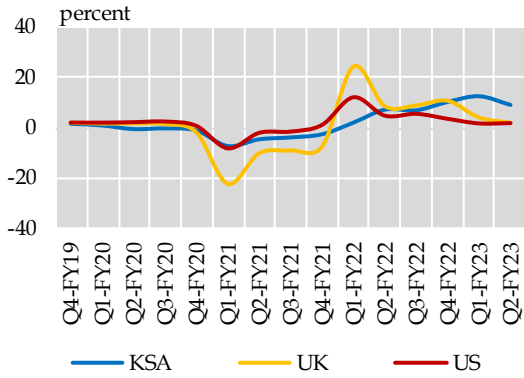
⁵ ماخذ: تجارتی معاشیات

⁶ ماخذ: 'www.zawya.com/en/economy/gcc/20-000-new-jobs-for-citizens-as-mhrsd-starts-implementing-saudization-of-four-key-

professions-rhev7bns, retrieved on 25-February-2023

بینک دولت پاکستان کی ششماہی رپورٹ 2022-23

شکل 5.1.2: اہم میزبان ممالک کی جی ڈی پی نمو



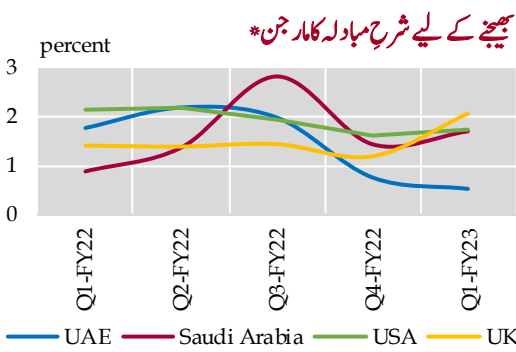
Source: Haver Analytics

مزید برآں، متحدہ عرب امارات (خاص طور پر دبئی میں) میں جائیداد کی منڈی میں موجودہ تیزی بھی پاکستانی تارکین وطن کے لیے ایک ترغیب ہو سکتی ہے کہ وہ غیر یقینی معاشی حالات کے باعث رقوم پاکستان بھیجنے کے بجائے ریئل اسٹیٹ میں سرمایہ کاری کی صورت میں اپنی بچت کو متحدہ عرب امارات میں برقرار رکھیں۔⁷

غیر رسمی ذرائع:

سرحد پار فضائی سفر کے دوبارہ آغاز سے ترسیلات زر کی کچھ آمدنی غیر رسمی ذرائع کی طرف منتقل ہو سکتی ہے، کیونکہ بیو کالرور کرز (خاص طور پر سعودی عرب اور متحدہ عرب امارات سے) زیادہ تر سیلات وطن واپس بھیجنے کے لیے ڈائی نیٹ ورکنگ پر انحصار کرتے ہیں۔ مزید برآں، حکومت پاکستان کی جانب سے بینکوں کو دی جانے والی ترغیب کی واپسی (یعنی سعودی عرب سے آنے والی ترسیلات زر پر 20 ریال کی چھوٹ) نے بھی کچھ آمدنی کو غیر رسمی ذرائع کی طرف موڑ دیا ہے۔⁸

شکل 5.1.3: خلیج تعاون تنظیم کے اہم خطوں سے پاکستان ترسیلات زر



*percent of transaction amount of US\$ 200

Source: World Bank Remittance Prices

بیرونی کھاتے پر بڑھتے ہوئے دباؤ پر قابو پانے کے لیے، انتظامی اور ضوابطی اقدامات کیے گئے تاکہ درآمدات محدود ہو جائیں۔ نتیجتاً، اس سے ڈالر کے مقابلے میں روپے کو بھی کچھ سہارا ملا اور ماہانہ اوسط شرح مبادلہ، جو ستمبر 2022ء کے دوران 231 کی بلند سطح پر پہنچ گئی تھی، دسمبر 2022ء کے دوران گھٹ کر 225 کی سطح تک ہو گئی۔

تاہم، اوپن مارکیٹ میں قیاس آرائیوں کی وجہ سے کرب مارکیٹ پر بیمہ مالی سال 23ء کی دوسری سہ ماہی کے دوران کافی حد تک بڑھ گیا، جس سے غیر رسمی رقم کی منتقلی کے ذرائع کو دوبارہ سراٹھانے اور بلند شرح مبادلہ کے ساتھ غیر مقیم کارکنوں کو راغب کرنے کی ترغیب ملی۔ اس لیے پاکستان کی سرکاری ترسیلات زر میں مزید کمی آئی ہے۔

ورلڈ بینک کی جانب سے ترسیلات زر کی قیمتوں کے اعداد و شمار سعودی عرب اور برطانیہ میں منی ٹرانسفر آپریٹرز (ایم ٹی او) اور مبادلہ کمپنیوں کی جانب سے وصول کیے جانے والے شرح

مبادلہ کے مارجن میں معمولی اضافے کو بھی ظاہر کرتے ہیں جن سے کارکنوں کو پاکستان رقوم بھیجنے کے لیے رسمی چینلز کا استعمال نہ کرنے کی ترغیب ملتی ہے (شکل 5.1.3)۔⁹

⁷ 2022ء میں ابوظہبی اور دبئی کی اوسط رہائشی قیمتوں میں بالترتیب 9.5 فیصد اور 1.5 فیصد اضافہ ہوا۔ 90,881 ٹرانزیکشنز کے مجموعی حجم کے ساتھ 2022ء میں دبئی کی رہائشی مارکیٹ میں سرگرمی کی سطح ریکارڈ بلند یوں تک پہنچ گئی، جس نے 2009ء کی 81,182 ٹرانزیکشنز کی سطح کا ریکارڈ توڑ دیا۔ یو ایس ای ریئل اسٹیٹ مارکیٹ کا جائزہ چوتھی سہ ماہی 2022ء - سی بی آئی۔ ماخذ: www.cbre.ae

⁸ ترسیلات کے لیے دیکھیے، پاکستان کی معیشت پر اسٹیٹ بینک کی سالانہ رپورٹ مالی سال 22ء۔

⁹ ماخذ: دنیا بھر میں ترسیلات زر کی قیمتیں، عالمی بینک

جدول 5.3: کارکنوں کی ترسیلات زر

ملین ڈالر

نمبر (بصدا)	م س 23ء مشش 1	م س 22ء مشش 1	م س 23ء سہد 2	م س 23ء سہد 1	م س 22ء سہد 2	م س 22ء سہد 1	
3.1	1,539.3	1,493.7	726.2	813.1	731.2	762.5	امریکہ
-7.6	1,983.8	2,146.9	898.7	1,085.1	1,009.6	1,137.3	برطانیہ
-6.9	242.2	260.2	119	123.2	127.5	132.7	جرمنی
-15.9	216.5	257.6	103.6	112.9	126.5	131.1	فرانس
-6.5	418.4	447.3	191.6	226.8	216.8	230.4	اٹلی
-19.9	312.8	390.3	142	170.8	200.6	189.7	آسٹریلیا
-14.8	289.1	339.4	128.4	160.7	169	170.4	کینیڈا
-12.7	7,723.2	8,849.0	3,491.2	4,232	4,238.3	4,610.7	خلیج تعاون تنظیم کے ممالک
-13.6	3,484.4	4,034.0	1,598.9	1,885.6	1,938.7	2,095.4	سعودی عرب
-13.4	2,604.5	3,008.4	1,136.1	1,468.4	1,407.3	1,601.1	متحدہ عرب امارات
-9.5	1,634.3	1,806.6	756.3	878	892.3	914.3	خلیج تعاون تنظیم کے دیگر ممالک
-14.5	1,387.4	1,622.80	625.3	762.1	789.2	833.6	دیگر ممالک
-10.7	14,112.6	15,807.2	6,426.0	7,686.6	7,608.6	8,198.6	مجموعی ترسیلات زر

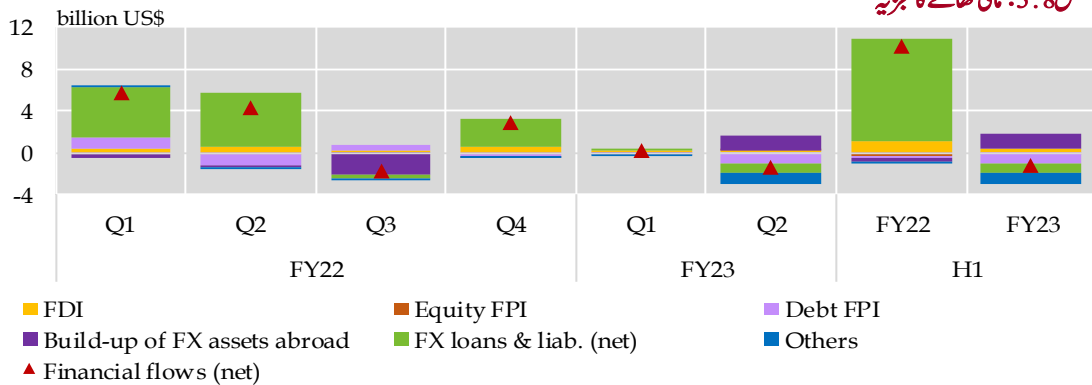
ماخذ: بینک دولت پاکستان

دسمبر مالی سال 22ء میں 9.8 ارب ڈالر کی آمد ہوئی تھی۔ اگست کے مہینے میں، حکومت کو آئی ایم ایف کی جانب سے کامیاب ساتویں اور آٹھویں مشترکہ جائزوں کے بعد 1.2 ارب ڈالر کی قسط موصول ہوئی۔ اسے ڈی بی نے سیلاب کے امدادی منصوبوں کے لیے 1.6 ارب ڈالر کے قرضے فراہم کیے۔ فچ اینڈ موڈیز (اکتوبر 22ء) اور ایس اینڈ پی (دسمبر 22ء) کی جانب سے پاکستان کی کریڈٹ ریٹنگ میں

5.3 مالی کھاتہ

جولائی تا دسمبر مالی سال 23ء کے دوران خالص سرکاری بیرونی مالی اخراج 1.2 ارب ڈالر ہو گیا، جبکہ گذشتہ برس 10.1 ارب ڈالر کی آمد ہوئی تھی (شکل 5.8)۔ مالی بہاؤ میں، جولائی تا دسمبر مالی سال 23ء کے دوران پاکستان کے زرمبادلہ کے قرضوں اور واجبات کا خالص اخراج 860 ملین ڈالر تھا، اس کے برعکس جولائی تا

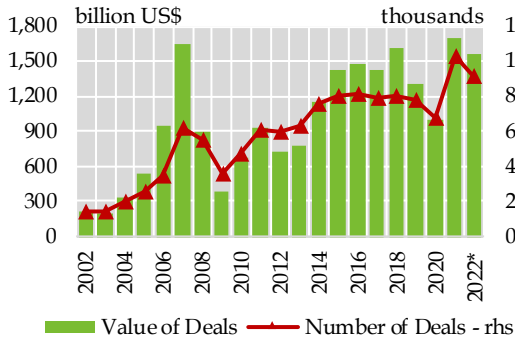
شکل 5.8: مالی کھاتے کا تجزیہ



Source: State Bank of Pakistan

مثالی فراہم کنندگان کو استعمال کرتے ہوئے بھارت میں آرابنڈ ڈی پر اپنے ڈویژن تیار کر رہی ہیں۔¹²

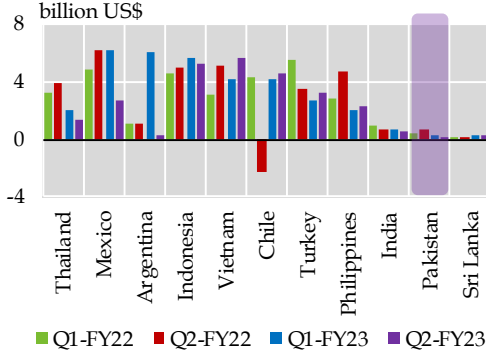
شکل 5.9: سرحد پار انضمام اور تحویل



*estimated by PitchBook

Source: PitchBook

شکل 5.10: اہم ابھرتی ہوئی منڈیوں میں بیرونی براہ راست سرمایہ کاری



Source: Haver Analytics

کمی، صکوک بانڈ کی واپسی، ملک کی بڑھتی ہوئی سی ڈی ایس کی شرحوں، اور ایم ایس سی آئی کی جانب سے درجہ گرا کر فرنیٹر مارکیٹ اکانومی قرار دیے جانے کی وجہ سے، پاکستان میں بیرونی جزدانی سرمایہ کاری کا خالص اخراج جولائی تا دسمبر مالی سال 23ء میں 1.0 ارب ڈالر ہو گیا۔ جولائی تا دسمبر مالی سال 23ء کے دوران خالص بیرونی براہ راست سرمایہ کاری میں 44.1 فیصد کمی واقع ہوئی، جس کی بڑی وجہ کان کنی کے کیس کے تصفیے کے ساتھ چین اور امریکہ سمیت ممالک سے رقوم کی آمد میں کمی تھی۔

بیرونی براہ راست سرمایہ کاری عالمی رجحانات

2022ء سرمایہ کاری، خاص طور پر سرحد پار بیرونی براہ راست سرمایہ کاری کے لیے ایک مشکل سال تھا۔ روس یوکرین تنازعے، مہنگائی کے بڑھتے ہوئے دباؤ، چین میں صفر کوڈ پالیسی اور قرضوں کے بڑھتے ہوئے دباؤ سمیت متعدد واقعات نے عالمی بیرونی براہ راست سرمایہ کاری کے بہاؤ کو متاثر کیا۔

2021ء کے دوران ریکارڈ بلندیوں کے بعد سرحد پار انضمام اور تحویل کو کمی کا سامنا کرنا پڑا، جو موجودہ غیر یقینی صورت حال اور سخت مالی حالات کی طرف اشارہ کرتا ہے۔ (شکل 5.9) مالی سال 23ء کی پہلی ششماہی کے دوران سرحد پار بیرونی براہ راست سرمایہ کاری میں کمی خاص طور پر تیز تھی (شکل 5.10)۔ امریکہ، برطانیہ اور یورپ کی جانب سے زری سختی کے بعد، عالمی سطح پر سرحد پار سودوں کی تعداد میں کمی واقع ہوئی۔¹⁰ مخاطرہ سرمایہ صنعت (جس میں 2021ء میں اور 2022ء کے آغاز میں تیزی آنا شروع ہو گئی تھی) کمزور کئی معاشی ماحول کے آغاز کے ساتھ ہی پلٹ گئی۔¹¹ تاہم، بھارت نے اس اعتبار سے امریکہ، برطانیہ اور چین کو پیچھے چھوڑ دیا، کہ اس نے تحقیق اور ترقی میں 225 بیرونی براہ راست سرمایہ کاری منصوبے حاصل کیے، جس سے اس امر کی عکاسی ہوتی ہے کہ کثیر القومی کمپنیاں

¹⁰ شمالی امریکہ میں سودوں کی تعداد میں 21.3 فیصد، ایشیا میں 14.4 فیصد، ایشیا میں 12.1 فیصد اور یورپ میں 8.6 فیصد سال سال کی کمی واقع ہوئی۔ ماخذ: ایف ڈی آئی اٹیلی جنس

¹¹ جولائی تا ستمبر 2022ء تک، عالمی مخاطرہ سرمایہ فنڈنگ 82.2 ارب ڈالر تھی۔ گذشتہ سہ ماہی میں اس کی مالیت کا ایک تہائی، کراچی جنس

¹² ڈیٹا اکتوبر 2022ء تک ہے۔ ماخذ: ایف ڈی آئی اٹیلی جنس

جدول 5.4: جولائی تا دسمبر کے دوران شعبہ وار خالص بیرونی براہ راست سرمایہ کاری

مطلق تبدیلی	م 23ء	م 22ء	ملین ڈالر
-108.2	237.1	345.3	بجلی ↓
-172.6	61.7	234.3	کوئلہ ↓
31.8	70.7	38.9	برقانی ↑
-222.8	-226.1	-3.3	کان کنی اور کھدائی ↓
-54.2	176.0	230.2	مالی فرمیں ↓
-30.0	100.5	130.5	تیل گیس ↓ **
-184.5	-24.9	159.6	ابلاغیات ↓
-121.7	-51.4	70.3	ٹیلی کام ↓
-62.8	26.5	89.3	آئی ٹی ↓
-18.1	20.9	39.0	تجارت ↓
-30.5	0.9	31.4	برقی مشینری ↓
-15.0	8.5	23.5	ٹرانسپورٹ ↓
-4.1	-25.3	-21.2	بجلی ↓
0.9	16.2	15.3	کمپیوٹرز ↑
4.2	3.3	-0.9	غذا ↑
13.0	173.8	162.0	دیگر ↓
-653.9	460.9	1,114.7	مجموعی ↓

** بشمول غذائی بیکنگ * تلاش و صفائی

ماخذ: بینک دولت پاکستان

بیرونی جزو دانی سرمایہ کاری

عالمی رجحانات

مالی سال 23ء کی پہلی ششماہی کے دوران عالمی مالی حالات خاصی حد تک سخت ہو گئے؛ مہنگائی کے مسلسل دباؤ اور زری پالیسیوں کو سخت بنانے کے باعث عالمی نمو میں ہونے والی مزید کمی سے خطرے کی طلب ماند پڑ گئی۔ مالی سال 23ء کی پہلی

مالی سال 23ء کی پہلی ششماہی کے دوران پاکستان میں مجموعی بیرونی براہ راست سرمایہ کاری کم ہو کر 461 ملین ڈالر رہ گئی، جبکہ مالی سال 22ء کی پہلی ششماہی میں یہ 1.1 ارب ڈالر تھی۔ (جدول 5.4) سیکٹر کے لحاظ سے بیرونی براہ راست سرمایہ کاری کے اعداد و شمار پیشتر شعبوں (بجلی خصوصاً کوئلہ، مالی فرموں، مواصلات بالخصوص ٹیلی کام، اور برقی مشینری) میں کمی کو ظاہر کرتا ہے؛ تاہم برقی، کیمیکل اور غذا کے شعبوں میں اضافہ ہوا ہے۔

بجلی کے شعبے میں بیرونی براہ راست سرمایہ کاری میں کمی کی بڑی وجہ سی پیک کے تحت چند منصوبوں کی تکمیل تھی، جیسے کہ حبکو تھر کول پاور پروجیکٹ۔¹³ یہ چین سے بیرونی براہ راست سرمایہ کاری کی آمد میں کمی کی طرف اشارہ کرتا ہے۔ گذشتہ برس کی اسی مدت کے مقابلے میں مالی سال 23ء کی پہلی ششماہی میں 163.7 ملین ڈالر کی کمی ہوئی۔ کان کنی کے ایک منصوبے پر سرمایہ کاری کے تنازعے کے تصفیے کی وجہ سے خالص بیرونی براہ راست سرمایہ کاری کا اخراج بھی ہوا، جس کی وجہ سے کان کنی اور کھدائی کے شعبے سے سرمایہ کاری کا اخراج ہوا۔ مزید برآں، ایک آن لائن گروسری سروس کے بند ہونے (ٹرانسپورٹ کے شعبے میں کمی)¹⁴ اور بینکاری خدمات میں رقوم کی آمد میں کمی کی وجہ سے امریکہ سے آنے والی رقوم میں کمی آئی۔¹⁵

پاکستان میں ٹیلی کام صنعت کو، سیلاب کی وجہ سے دشواریوں کا سامنا کرنا پڑا ہے، جن کی وجہ سے خدمات میں کمی آئی اور منصوبوں کے مناسب نفاذ میں رکاوٹ پیش آئی ہے؛ مزید برآں، مالی سال 23ء کی پہلی ششماہی کے دوران ایک مشہور خرد مالکاری کمپنی میں بلند خالص بیرونی براہ راست سرمایہ کاری کا اخراج دکھائی دیا ہے۔ مزید یہ کہ، تیل اور گیس کے شعبے کو بھی تنزلی کا سامنا کرنا پڑا جس کی بڑی وجہ فرنس آئل کی پست طلب اور مزید تلاش کے لیے کافی ٹیکنالوجی کی کمی تھی۔

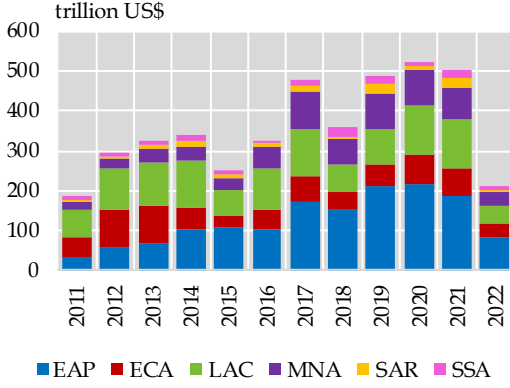
¹³ سی پیک حکام کے مطابق، یہ منصوبہ ستمبر 2022ء میں مکمل ہوا تھا۔

¹⁴ ایئر لفٹ نے، جو پہلے ایک ہس سروس تھی، اور بعد میں کرایے کے سامان کی ترسیل کرنے لگی، جولائی 2022ء میں پاکستان میں کام بند کر دیا۔

¹⁵ مذکورہ بینک کے حوالے سے بتائی گئی بڑی وجوہات میں عالمی زری سختی، مہنگائی کی وجہ سے غیر یقینی صورت حال اور اقتصادی نمو میں سستی شامل ہیں۔

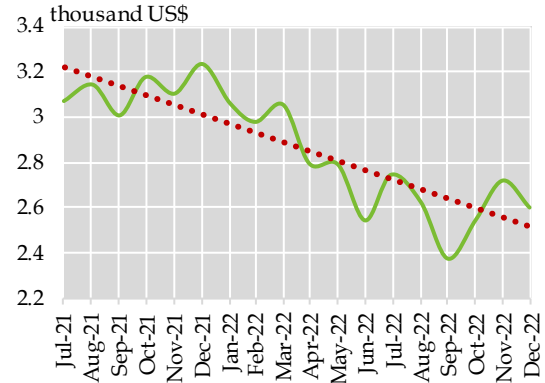
ششماہی کے دوران ڈالر کے لحاظ سے ایم ایس سی آئی کا عالمی ایکویٹی کا اشاریہ گھٹ گیا (شکل 5.11)۔

شکل 5.12: ابھرتی ہوئی منڈیوں اور ترقی پذیر معیشتوں میں بانڈ کا اجرا



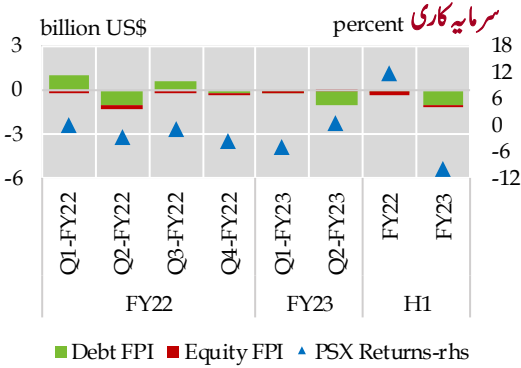
Sources: Bloomberg and World Bank

شکل 5.11: ایم ایس سی آئی کا عالمی ایکویٹی کا اشاریہ



Source: Bloomberg

شکل 5.13: پاکستان اسٹاک ایکسچینج کا نفع اور پاکستان میں بیرونی جزدانی سرمایہ کاری



Source: State Bank of Pakistan & Haver Analytics

پاکستان میں پیش رفتیں

مالی سال 23ء کی پہلی ششماہی کے دوران پاکستان کو 1.0 ارب ڈالر کے بلند خالص بیرونی جزدانی سرمایہ کاری کے اخراج کا سامنا کرنا پڑا، جبکہ گزشتہ برس کی اسی مدت

سخت زری پالیسیوں نے ابھرتی ہوئی منڈیوں اور ترقی پذیر معیشتوں کے سرمائے کے بہاؤ کو متاثر کیا؛ 2022ء میں چین کو قرضہ منڈی کے ضخیم اخراج کا سامنا رہا، دیگر ابھرتی ہوئی منڈیوں اور ترقی پذیر معیشتوں کو کمزور قرض اور ایکویٹی کے بہاؤ کا سامنا کرنا پڑا۔ ڈالر کی بڑھتی ہوئی قدر نے ان قرض گیر ممالک کی قرض لینے کی صلاحیت کو کم کر دیا ہے جن کے پاس ڈالر کا بلند خالص اکتشاف ہے، اس طرح خالص ڈالر کی ان مقروض معیشتوں کی مہنگائی میں اضافہ ہوا ہے۔ نتیجتاً، ڈالر ماییت کے قرضوں کی حامل ابھرتی ہوئی منڈیوں اور ترقی پذیر معیشتوں نے اپنی ملکی کرنسیوں پر دباؤ کا مقابلہ کرنے کے لیے زر مبادلہ کے ذخائر اور / یا زری سختی کو بفر کے طور پر استعمال کیا۔ ان منڈیوں میں بانڈ کا اجرا 2022ء کے دوران 2011ء سے اب تک کی پست ترین سطح پر آگیا (شکل 5.12)؛¹⁶ کمزور کریڈٹ ریٹنگ کی حامل خالص توانائی درآمد کرنے والی معیشتوں نے اپنے ریاستی تفاوت (sovereign spreads) میں اضافہ درج کیا۔¹⁸

¹⁶ عالمی اقتصادی امکانات، عالمی بینک

¹⁷ ای سی پی = مشرقی ایشیا پیٹنک؛ ای سی اے = یورپ اور وسطی ایشیا؛ ایل اے سی = لاطینی امریکہ اور کیریبین؛ ایم این اے = مشرق وسطیٰ اور شمالی افریقہ؛ ایس اے آر = جنوبی ایشیا؛ ایس ایس اے = سب صحارا افریقہ

¹⁸ اقوام متحدہ (2023ء)۔ عالمی اقتصادی صورت حال اور امکانات 2023ء، اوس ایچ اے، اقوام متحدہ

بیرونی شعبہ

کی پیداوار اور تقسیم کاری کے اداروں اور نیکی سٹاک کمپنیوں سے خالص رقوم کی آمد ہوئی (شکل 5.14)۔

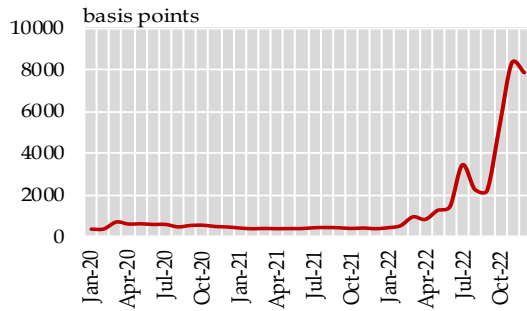
کے دوران 374 ملین ڈالر کا اخراج ہوا تھا۔ 1.0 ارب ڈالر کے بیشتر اخراج قرضہ جاتی تسکات میں تھے (شکل 5.13)۔

مزید برآں، پاکستان اسٹاک ایکسچینج کے منافع میں کمی اور بین الاقوامی کریڈٹ ریٹنگ ایجنسیوں کی جانب سے پاکستان کی کریڈٹ ریٹنگ میں گھٹائے جانے کے نتیجے میں بیرونی جزدانی سرمایہ کاری اخراج ہوئے۔¹⁹ اہم ابھرتی ہوئی معیشتوں کی کریڈٹ ڈیفالٹ تبدل (سی ڈی ایس) کی شرحیں بلند رہیں؛ پاکستان کی شرحوں میں تیزی سے اضافہ ہوا، جس سے بین الاقوامی منڈیوں سے فنڈز حاصل کرنے میں دشواری پیش آئی (شکل 5.15 الف اور 5.15 ب)۔²⁰

زیرمبادلہ کے قرضے اور واجبات

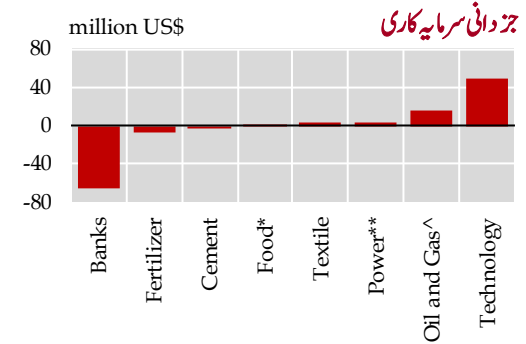
مالی سال 23ء کی پہلی ششماہی میں 860 ملین ڈالر کے زیرمبادلہ کے قرضوں اور واجبات کا خالص اخراج دیکھا گیا۔ آئی ایم ایف نے ای ایف ایف کے 7 ویں اور 8 ویں مشترکہ جائزوں کے سلسلے میں 1.2 ارب ڈالر ادا کیے۔ ایشیائی ترقیاتی بینک سے 1.6 ارب ڈالر موصول ہوئے تاکہ پاکستانی حکومت کو سماجی تحفظ کی فراہمی، غذائی تحفظ کے فروغ، نیز سیلاب اور عالمی رسدی زنجیر کی رکاوٹوں سے دوچار لوگوں کے لیے روزگار کے مواقع فراہم کرنے میں مدد کی جاسکے۔ موصول ہونے

شکل 5.15 ب: پاکستان کی کریڈٹ ڈیفالٹ تبدل کی شرحیں



Source: Bloomberg

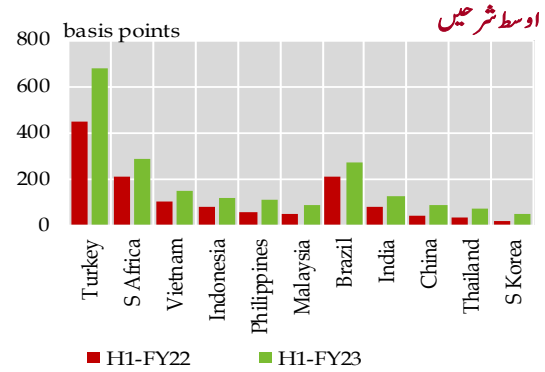
شکل 5.14: مالی سال 23ء کی پہلی ششماہی کے دوران بلحاظ شعبہ بیرونی



*Food and personal care products **Power generation and distribution ^Oil and gas exploration and marketing
Source: National Clearing Company of Pakistan Limited

مالی سال 23ء کی پہلی ششماہی میں شعبہ وار بیرونی جزدانی سرمایہ کاری میں کھاد اور سیمٹ کمپنیوں کے ساتھ ساتھ کمرشل بینکوں سے خالص اخراج دکھائی دیا۔ تاہم، ٹیکنالوجی اور مواصلاتی کمپنیوں، تیل اور گیس کی تلاش / مارکیٹنگ کارپوریشنز، بجلی

شکل 5.15 الف: اہم ابھرتی ہوئی منڈیوں میں کریڈٹ ڈیفالٹ تبدل کی



Source: Bloomberg

¹⁹ ان میں ایس اینڈ پی، موڈیز اور فچ شامل تھے۔

²⁰ سی ڈی ایس، بیمہ معاہدے کی طرح ہوتا ہے اور معین آمدنی کی پراڈکٹ کے خریدار کو مختلف خطرات سے تحفظ فراہم کرتا ہے۔ یہ عمل بانڈ کی ملکیت کو منتقل کیے بغیر خطرے کو دوسری پارٹی کو منتقل کر کے کیا جاتا ہے۔ سی ڈی ایس کی بلند شرحیں زیادہ خطرے کی نشاندہی کرتی ہیں۔

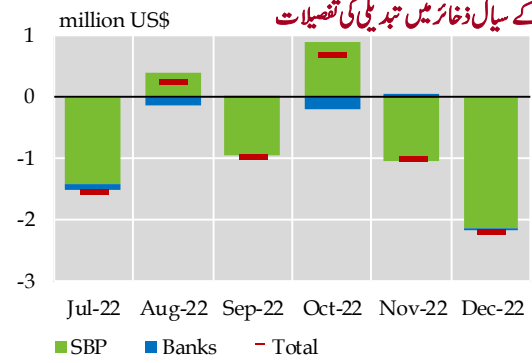
قلیل مدتی قرضوں کے ساتھ ساتھ دیگر کثیر فریقی (ایشیائی ترقیاتی بینک، آئی ڈی اے - عالمی بینک) اور دو فریقی (چین، سعودی) قرضوں کی ادائیگی تھی۔

والے دیگر قرضوں میں سعودی عرب سے تیل کی درآمدات کے لیے 600 ملین ڈالر اور بحران سے بچاؤ کے سماجی تحفظ، سندھ ریزی لینس پروجیکٹ، اور پاکستان کے محکمہ موسمیات (علاوہ دیگر منصوبے - مجموعی رقم 548.1 ملین ڈالر) کے لیے عالمی بینک کی آئی ڈی اے برانچ سے قرضے شامل ہیں۔

5.4 شرح مبادلہ اور ذخائر

باوجود یکہ جاری کھاتے کا خسارہ مالی سال 22ء کی پہلی ششماہی کے 9.1 ارب ڈالر سے گھٹ کر مالی سال 23ء کی پہلی ششماہی میں 3.6 ارب ڈالر رہ گیا اور اس میں 60.9 فیصد کی نمایاں کمی آئی تاہم مالی کھاتے کے تحت رقوم کے اخراج سے پیدا ہونے والے دباؤ کے باعث اسٹیٹ بینک کے زرمبادلہ ذخائر دسمبر 2022ء کے اختتام تک کم ہو کر 5.6 ارب ڈالر رہ گئے۔ زیر جائزہ مدت کے دوران بیرونی مالی آمدنی طے شدہ معاہدوں سے کم رہی جو ادائیگیوں کو پورا کرنے کے لیے ناکافی تھی جس کی وجہ سے زرمبادلہ کے ذخائر میں کمی واقع ہو گئی۔ مالی سال 23ء کی پہلی ششماہی میں خالص سرکاری بیرونی رقوم کا اخراج بڑھ کر 1.2 ارب ڈالر ہو گیا، جبکہ گذشتہ برس کی اسی مدت میں 10.1 ارب ڈالر کی خالص آمد ہوئی تھی۔

شکل 5.16: مالی سال 23ء کی پہلی ششماہی کے دوران پاکستان میں زرمبادلہ کے سیال ذخائر میں تبدیلی کی تفصیلات

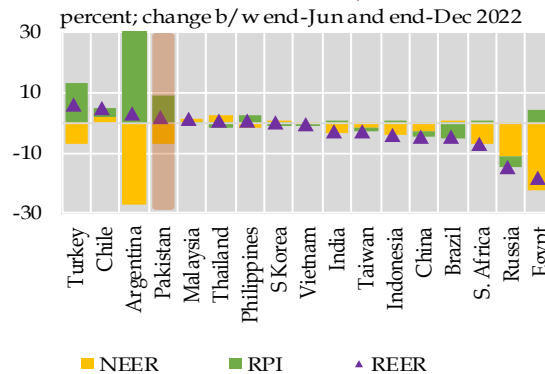


Source: State Bank of Pakistan

آئی ایم ایف کی جانب سے 7 ویں اور 8 ویں کامیاب جائزوں کے بعد اگست 2022ء کے دوران 1.2 ارب ڈالر کی قسط، کثیر فریقی قرضوں (اے ڈی بی، اے آئی آئی بی اور آئی ڈی اے) کی مجموعی 3 ارب ڈالر سے زائد رقم اور 600 ملین ڈالر کی سعودی تیل کی سہولت کی شکل میں زرمبادلہ جمع ہوا۔ تاہم، مجموعی سرکاری قرضوں اور واجبات کی قسط وار ادائیگی گذشتہ سہ ماہی کے مقابلے میں مالی سال 23ء

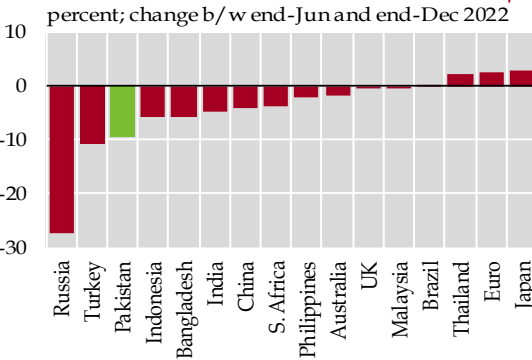
جولائی تا دسمبر مالی سال 23ء کے دوران قرضوں کی قسط کی رقم 5.4 ارب ڈالر تھی جو گذشتہ برس کی اسی مدت کے دوران 2.7 ارب ڈالر تھی۔ اس کی بنیادی وجہ 2.7 ارب ڈالر کے کمرشل قرضے، 800.7 ملین ڈالر کے ایشیائی ترقیاتی بینک کے

شکل 5.17: ب: مالی سال 23ء کی پہلی ششماہی کے دوران اہم اجمہرتی ہوئی منڈیوں کی حقیقی موثر شرح مبادلہ میں تبدیلی*



*JP Morgan Effective Exchange Rates (deflated by CPI)

شکل 5.17: الف: مالی سال 23ء کی پہلی ششماہی میں ڈالر کے مقابلے میں اہم کرنسیوں میں تبدیلی



Source: Haver Analytics and State Bank of Pakistan

بیرونی شعبہ

دیگر کرنسیوں کے مقابلے میں ڈالر کی وسیع البنیاد مضبوطی کے ساتھ بیرونی کھاتے کی بگڑتی ہوئی کیفیت مالی سال 23ء کی پہلی ششماہی میں مارک ٹو مارکیٹ شرح مبادلہ کے مطابق روپے کی قدر میں 9.5 فیصد کمی کا باعث بنی (شکل 5.17 الف)۔

دوسری طرف، مالی سال 23ء کی پہلی ششماہی میں بیشتر ابھرتی ہوئی منڈیوں کی حقیقی مؤثر شرح مبادلہ نسبتاً مستحکم رہی (شکل 5.17 ب)۔ جیسا کہ نسبتی اشاریہ قیمت (آر پی آئی) سے پتا چلتا ہے، قیمت کے دباؤ نے نامیہ مؤثر شرح مبادلہ کی عمومی کمزوری کے اثر کو زائل کرتے ہوئے کچھ ابھرتی ہوئی منڈیوں جیسے کہ پاکستان، ارجنٹینا اور ترکی کی حقیقی مؤثر شرح مبادلہ کی تبدیلی میں مثبت کردار ادا کیا۔ اس مدت میں پاکستان کی حقیقی مؤثر شرح مبادلہ میں 2.4 فیصد اضافہ ہوا۔

5.5 تجارتی کھانہ²¹

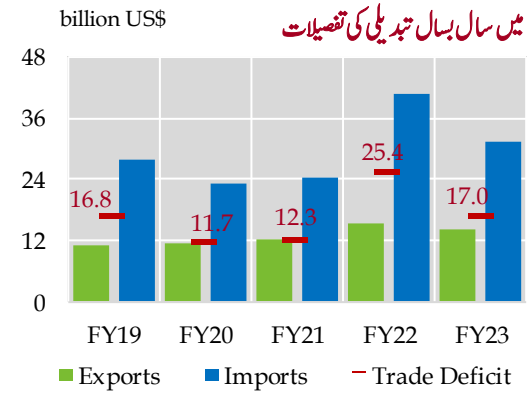
معاشی سست روی، طلب میں تخفیف کے اقدامات، اور تیل کی قیمتوں میں معمولی کمی کے باعث گذشتہ برس کے مقابلے میں جولائی تا دسمبر مالی سال 23ء میں تجارتی خسارے میں 8.5 ارب ڈالر (سال بسال) کی کمی آئی (شکل 5.18)۔ اس کمی کی بنیادی وجہ درآمدات میں ہونے والی 23 فیصد کمی تھی۔ دوران مدت برآمدات میں بھی 5.7 فیصد کمی درج کی گئی جس کی وجہ زری سختی کے باعث پست عالمی طلب، روس پوکریں تنازعے کے سبب رسدی زنجیر میں خلل، اور سیلاب سے، بالخصوص چاول کی پیداوار میں ہونے والے نقصانات تھے (جدول 5.5)۔

مالی سال 23ء کی پہلی ششماہی کے دوران درآمدات میں 23.0 فیصد کمی بڑی کمی دکھائی دی جبکہ گذشتہ برس کی اسی مدت کے دوران 66.2 فیصد نمو ہوئی تھی۔ یہ کمی متعدد عوامل کا نتیجہ تھی: (i) حکومت اور اسٹیٹ بینک کی جانب سے مسلسل طلب میں کمی کے اقدامات، بشمول بینکوں کے لیٹر آف کریڈٹ کھولنے پر اسٹیٹ بینک کی پیشگی منظوری؛ (ii) زری سختی؛ (iii) اضافی 177 ایشیا پر 100 فیصد سی ایم آر کا نفاذ، اپریل 2022ء میں غیر ضروری درآمدات پر پابندی؛ (iv) زر مبادلہ

کی دوسری سہ ماہی میں تقریباً دوگنی ہو گئی اور مالی سال 23ء کی پہلی ششماہی کے دوران بڑھ کر 5.4 ارب ڈالر ہو گئی۔ علاوہ ازیں، بیرونی براہ راست سرمایہ کاری (ایف ڈی آئی) اور بیرونی جزدانی سرمایہ کاری (ایف پی آئی) میں کمی مجموعی طور پر خالص مالی اخراج پر متعجب ہوئی جس نے زر مبادلہ کے ذخائر اور شرح مبادلہ پر مسلسل دباؤ ڈالا۔

اگرچہ مالی سال 23ء کی پہلی ششماہی کے دوران اسٹیٹ بینک کے زر مبادلہ کے ذخائر کافی حد تک کم ہو گئے، تاہم کمرشل بینکوں کے پاس موجود زر مبادلہ کے ذخائر کو اسی سطح کے دباؤ کا سامنا نہیں تھا اور ان میں محض 376 ملین ڈالر کی کمی ہوئی۔ اسے زیر جائزہ مدت کے دوران کیے گئے انتظام طلب کے اقدامات کے نتیجے میں ہونے والی پست تجارتی ماکلاری سے منسوب کیا جاسکتا ہے۔ اسٹیٹ بینک کے ذخائر میں نمایاں کمی درج کی گئی جس کی بنیادی وجہ بالترتیب نومبر اور دسمبر 2023ء کے مہینوں میں 1.6 ارب ڈالر کی طویل مدتی واجبات کی ادائیگی اور ایک ارب ڈالر کے صکوک بانڈ کی بالا قسط ادائیگی تھی (شکل 5.16)۔

شکل 5.18: مالی سال 23ء کی پہلی ششماہی کے دوران تجارتی خسارے



Source: Pakistan Bureau of Statistics

²¹ یہ سیکشن پاکستان دفتر شہادت کی جانب سے کسٹمز کے جاری کردہ اعداد و شمار پر مبنی ہے۔ اس سیکشن میں موجود معلومات ادائیگیوں کے ریکارڈ کے ڈیٹا سے میل نہیں کھاتی، جو سیکشن 5.1 میں درج ہیں۔ ان دو ڈیٹا سیریز کے مابین فرق کو سمجھنے کے لیے، اعداد و شمار کی توضیحات کا ضمیمہ ملاحظہ کیجیے۔

جدول 5.5: جولائی تا دسمبر کے دوران تجارتی توازن

ملین ڈالر

تجارتی توازن	تبدیلی (سال بسال)		مالی سال 22، پہلی ششماہی	مالی سال 23، پہلی ششماہی
	فیصد	مطلق		
تجارتی توازن	-33.2	8,451.0	-25,438.0	-16,987.0
برآمدات	-5.7	-867.0	15,125.0	14,258.0
نیکسٹائل	-7.1	-663.7	9,381.2	8,717.5
نٹ ویئر	-1.3	-33.5	2,500.3	2,466.8
بسز کے کپڑے	-14.0	-231.9	1,659.7	1,427.7
سونی دھاگہ	-37.5	-228.9	610.4	381.5
نان نیکسٹائل	-3.3	-190.7	5,744.1	5,553.3
چاول	-13.1	-140.2	1,066.8	926.6
کھیلوں کا سامان	27.3	44.8	163.8	208.6
درآمدات	-23.0	-9,345.7	40,562.7	31,217.0
توانائی	-8.8	-896.2	10,181.8	9,285.5
غیر توانائی	-27.7	-8,421.8	30,381.2	21,959.5
پام آئل	12.9	238.3	1,843.9	2,082.3
مشینری	-45.3	-2,679.2	5,915.4	3,236.2
ٹرانسپورٹ	-49.8	-1,155.5	2,318.5	1,163.0

ماخذ: پاکستان دفتر شماریات

سے آنے والے خلل اور معاشی سرگرمیوں میں سست روی نے برآمدات کو مزید متاثر کیا۔²²

کے خدشات اور؛ (v) اگست 2022ء کے دوران مختلف ایشیا کی درآمد پر ریگولیٹری ڈیوٹی میں اضافہ۔

برآمدات

مالی سال 23ء کی پہلی ششماہی کے دوران تجارتی ایشیا کی برآمدات گھٹ کر 14.3 ارب ڈالر رہ گئیں جو گذشتہ برس 15.1 ارب ڈالر تھیں۔ جولائی تا دسمبر مالی سال 23ء کے پاکستان دفتر شماریات (پی بی ایس) کے متفرق اعداد و شمار سے پتہ چلتا ہے کہ برآمدات میں کمی برآمدی حجم اور اکائی مائیتوں میں کمی کے رجحان کی وجہ سے ہوئی۔ مزید، بالخصوص، بلند اضافہ قدر (ایچ ڈی اے) کے حامل نیکسٹائل اور فوڈ

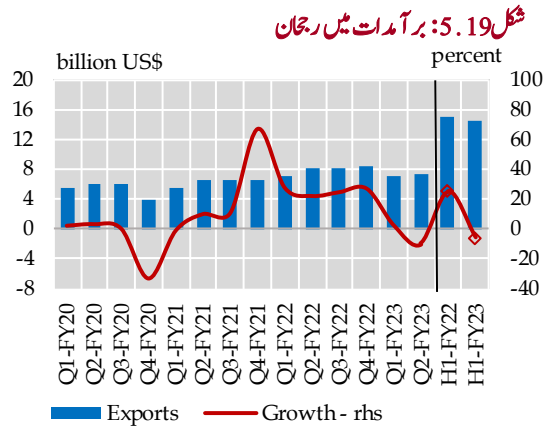
برآمدات میں کمی یورپ، برطانیہ اور امریکہ کی طلب میں عالمی سست روی کی عکاسی کرتی ہے، کیونکہ توانائی کے بڑھتے ہوئے اخراجات، زری سختی، اور کووڈ کے دوران فراہم کردہ مالی محرک کی واپسی کی وجہ سے مہنگائی بڑھ گئی تھی۔ اس کے علاوہ چینی معیشت میں سست روی سے برآمدات گھٹ گئیں۔ برآمدات میں ہونے والی کمی بنیادی طور پر نیکسٹائل مصنوعات میں زیادہ نمایاں تھی، جس میں پست برآمدی حجم کے ساتھ ساتھ قیمتوں میں کمی آئی۔ مزید برآں، ملکی محاذ پر، حالیہ سیلاب کی وجہ

²² مالی سال 23ء کی پہلی ششماہی کے دوران کلی معاشی حالات کی وجہ سے کاروباری اعتماد کے اشاریے (بی سی آئی) میں 6.0 پوائنٹس کی کمی واقع ہوئی۔ ماخذ: اسٹیٹ بینک آف پاکستان کا اعتماد کاروبار سروے۔

بیرونی شعبہ

کھانے کی مصنوعات اور ٹیکسٹائل کے خام مال کی کم برآمدات سے منسوب کیا جا سکتا ہے۔

سہ ماہی بنیادوں پر، مالی سال 23ء کی پہلی سہ ماہی کے مقابلے میں مالی سال 23ء کی دوسری سہ ماہی کے دوران برآمدات کی سال بسال نمو میں تیزی سے کمی آئی۔ اسے اساسی اثر سے منسوب کیا جا سکتا ہے، کیونکہ مالی سال 22ء کی دوسری سہ ماہی میں برآمدات میں 22.5 فیصد نمو درج کی گئی تھی، جو مالی سال 12ء کے بعد اس مدت کے لیے بلند ترین تھی (شکل 5.19)۔ گذشتہ برس، اقتصادی سرگرمی کی بحالی اور اس کے نتیجے میں اہم برآمدی منڈیوں میں بڑھتی ہوئی طلب نے مالی سال 22ء کی دوسری سہ ماہی میں مجموعی برآمدات کو بڑھا دیا تھا۔



Source: Pakistan Bureau of Statistics

مالی سال 23ء کی پہلی ششماہی کے دوران ٹیکسٹائل کے شعبے میں تنزلی نے برآمدات کو نقصان پہنچایا

مالی سال 23ء کی پہلی ششماہی کے دوران ٹیکسٹائل کی برآمدات 7.1 فیصد کمی سے 8.7 ارب ڈالر رہ گئیں جبکہ گذشتہ برس 9.4 ارب ڈالر تھیں، جس کی بنیادی وجہ اہم زمروں (گھریلو ٹیکسٹائل، سوتی کپڑے اور سوتی دھاگے) میں منفی حجم کا اثر تھا۔

گروپ، بنیادی طور پر برآمدات میں کمی کا باعث بنے۔²³ اس کمی کی وجہ کمزور عالمی طلب اور ملکی طلب میں کمی کے اقدامات اور بڑھتی ہوئی ان پٹ لاگت کے باعث ملکی معیشت کی پست کارکردگی تھی۔²⁴ مالی سال 23ء کی پہلی ششماہی کے دوران نان ٹیکسٹائل برآمدات میں بھی 3.3 فیصد کمی واقع ہوئی جبکہ گذشتہ برس 23.2 فیصد کمی نمو ہوئی تھی، اس سے پست بیرونی طلب کی عکاسی ہوتی ہے۔

جدول 5.6: جولائی تا نومبر کے دوران منازل کے لحاظ سے پاکستان کی برآمدات

ملین ڈالر

م س 23ء میں سال بسال تبدیلی	م س 23ء	م س 22ء	یورپی یونین 27
-10.2	3,667.5	4,082.0	یورپی یونین 27
12.1	706.1	629.9	نیدرلینڈز
25.2	593.1	473.7	اسپین
14.2	453.4	397.1	اٹلی
2.6	730.9	712.6	جرمنی
-14.5	2,307.7	2,697.6	امریکہ
-35.0	859.3	1,322.4	چین
-11.4	815.4	920.6	برطانیہ
-4.6	604.2	633.7	افریقہ
18.6	593.5	500.5	متحدہ عرب امارات
-14.3	330.6	385.5	بنگلہ دیش
52.4	418.6	274.8	افغانستان
-30.2	128.2	183.6	ملائیشیا
-51.5	74.7	154.1	سعودی عرب

ماخذ: پاکستان دفتر شماریات

برآمدات کی سمت کے لحاظ سے، بنیادی طور پر امریکہ، چین اور برطانیہ سمیت بڑی روايتی منڈیوں میں کمی دیکھی گئی (جدول 5.6)۔ جولائی تا نومبر مالی سال 23ء کے دوران ملائیشیا، بنگلہ دیش اور افریقہ کو بھی برآمدات گھٹ گئیں۔ اس کمی کو حالیہ سیلاب کی وجہ سے پیداواری رکاوٹوں کے سبب ملائیشیا اور بنگلہ دیش کو بالترتیب

²³ بلند قدر اضافی کی مصنوعات میں ملبوسات اور گھریلو ٹیکسٹائل شامل ہیں۔

²⁴ مالی سال 23ء کی پہلی ششماہی کے دوران بڑے پیمانے کی ایشیا سازی میں 3.7 فیصد کمی آئی، جبکہ گذشتہ برس 7.7 فیصد اضافہ ہوا تھا۔

ملین ڈالر کی کمی واقع ہوئی۔ یہ سست روی اکائی قیمتوں میں کمی کا نتیجہ تھی جس نے قدر کو کم رکھا اور حجم میں اضافے کا اثر زائل کر دیا (شکل 5.21)۔²⁵ مالی سال 23ء کی پہلی ششماہی کے دوران ملبوسات کی اکائی مالیت میں 23 فیصد کی زبردست کمی برآمدی وصولیوں میں تنزیل کی وجہ بنی۔ اس سے ملبوسات کی بلند مقدار کی برآمدات کا اثر زائل ہو گیا۔ ملبوسات کی روایتی منڈیوں جیسے یورپی یونین کے 27 ممالک (EU-27) میں بلند طلب درج کی گئی (شکل 5.22)۔ نیز، چین میں کووڈ لاک ڈاؤن کے باعث برآمدی آرڈرز متبادل منڈیوں کو بھیجے گئے، جس کے نتیجے میں پاکستان کی برآمدات کا حجم بڑھ گیا۔²⁶

رسد کے لحاظ سے، زیر جائزہ مدت کے دوران مختلف عوامل نے ٹیکسٹائل کی برآمدات کو دباؤ کا شکار رکھا: بجلی اور گیس کی بڑھتی ہوئی قیمتوں کے سبب پیداواری لاگت میں اضافہ، زری پالیسی کی سختی، اسٹیٹ بینک کے رعایتی نوامکاری

تاہم، ملبوسات کے ضمن میں اکائی مالیتوں میں کمی نے بلند حجم کے اثرات کو زائل کر دیا، جس کے نتیجے میں اس کی برآمدات میں ابتری آئی۔ (جدول 5.7)۔

یہ کارکردگی طلب اور رسد دونوں عوامل کا نتیجہ تھی۔ طلب کے لحاظ سے، جس اہم عنصر نے ٹیکسٹائل کی برآمدات کو نقصان پہنچایا وہ بلند مہنگائی نیز روس یوکرین کے تنازعے کے سبب سخت زری پالیسیوں کی وجہ سے بڑی درآمدی معیشتوں کی سست روی ٹیکسٹائل کی برآمدات کو کمزور کرنے والا اہم عنصر تھی۔ خاص طور پر، ملکی ٹیکسٹائل کی برآمدات برطانیہ، امریکہ اور یورپ میں پست طلب کی وجہ سے گھٹ گئیں (شکل 5.20 الف اور 5.20 ب)۔ دریں اثنا، چین میں کووڈ کے پھیلاؤ کی وجہ سے سست معاشی سرگرمی نے سوئی دھاگے اور کپڑے کی برآمد کو متاثر کیا۔

ملبوسات (نٹ ویئر اور ریڈی میڈ گارمنٹس) کی برآمدات بھی دباؤ کا شکار رہیں، جس میں گذشتہ برس کے مقابلے میں مالی سال 23ء کی پہلی ششماہی کے دوران 33

جدول 5.7: شعبہ ٹیکسٹائل کی اہم برآمدات

ملین ڈالر

پنی ای	وی ای	تبدیلی	م 23ء مشش 1	م 22ء مشش 1	
-953	921	-33	4,300	4,332	ملبوسات
248	-513	-265	1,919	2,184	گھریلو ٹیکسٹائل ایشیا
202	-271	-68	1,066	1,135	سوئی کپڑا
30	-259	-229	382	610	سوئی دھاگہ
		-45	378	422	دیگر تیار کردہ ٹیکسٹائل (علاوہ تولیے اور بستر کے کپڑے)
		-18	367	385	دیگر ٹیکسٹائل مواد
26	-42	-16	209	225	آرٹ سلک مصنوعی ٹیکسٹائل مصنوعات
-	-	-664	8,717	9,381	مجموعی ٹیکسٹائل برآمدات

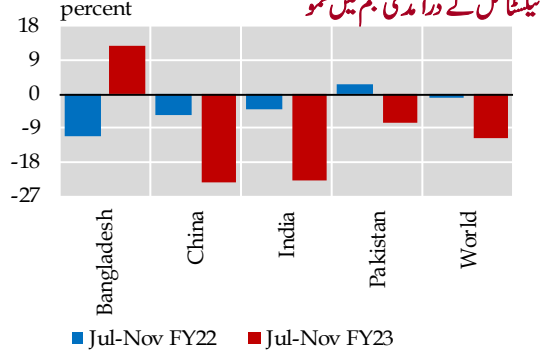
نوٹ: وی ای: حجم کے اثرات؛ پی ای: نرخوں کے اثرات

ماخذ: پاکستان دفتر شماریات

²⁵ یہ بات قابل غور ہے کہ مالی سال 22ء میں ملبوسات کی اکائی قیمتوں میں ہونے والا نمایاں اضافہ صنعتی سرگرمیوں کی جزوی بحالی اور دیگر مسابقتی منڈیوں میں برآمدی آرڈرز میں تاخیر کے باعث ملبوسات کی برآمدات کی بلند مانگ کی وجہ سے ہوا تھا۔

²⁶ گذشتہ برس کے مقابلے میں 2022ء کے دوران چین سے امریکی ملبوسات کی درآمدات میں 2.4 فیصد کمی ہوئی جبکہ اس مدت کے دوران دیگر تمام ممالک سے ترسیلات میں 14.8 فیصد اضافہ ہوا۔ ماخذ: ماہنامہ تجارتی ہوئی ٹیکسٹائلز

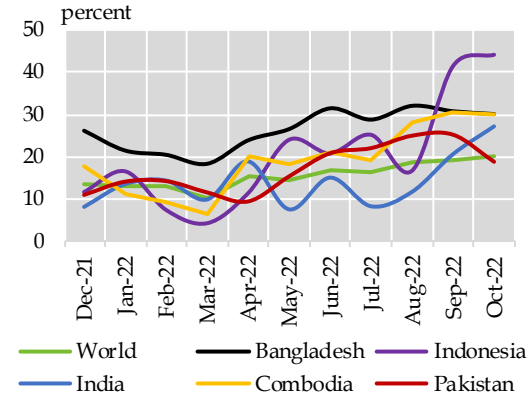
شکل 5.20: ب: مالی سال 23ء کی پہلی ششماہی کے دوران برطانیہ کی گھریلو ٹیکسٹائل کے درآمدی حجم میں نمو



Source: Emerging Textiles

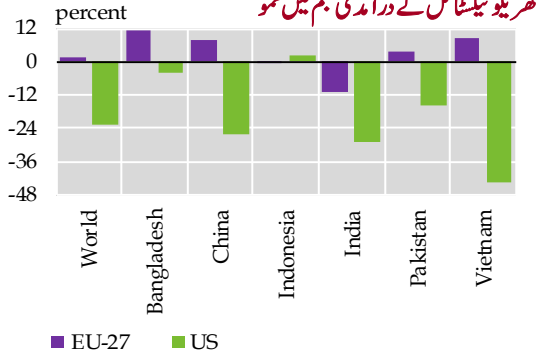
پہلی ششماہی کے دوران غیر باسستی چاول کی برآمدات میں 114.8 ملین ڈالر کی کمی واقع ہوئی جبکہ عالمی سطح پر چاول کی قیمتوں میں اضافے کی وجہ سے قیمتوں کا اثر مثبت رہا۔ چاول کی قیمتوں میں یہ اضافہ بنیادی طور پر برآمدی رکاوٹوں کی وجہ سے ہوا، کیونکہ ستمبر 2022ء کے دوران بھارت نے چاول کی برآمد پر پابندی عائد کی تھی، جس کا مقصد مہنگائی کے بڑھتے ہوئے دباؤ کے باعث قومی غذائی تحفظ کا انتظام کرنا تھا (شکل 5.23)۔

شکل 5.21: ملبوسات کی اکائی قیمتوں میں کمی



Source: Eurostats

شکل 5.20: الف: مالی سال 23ء کی پہلی ششماہی میں یورپ اور امریکہ کی گھریلو ٹیکسٹائل کے درآمدی حجم میں نمو



Source: Emerging Textiles

اسکیٹوں (ایل ٹی ایف ایف اور ٹرف) کی تقسیم میں سست روی، اور سیلاب سے ہونے والے نقصانات کی وجہ سے خام مال کی قلت۔

مالی سال 23ء میں نان ٹیکسٹائل برآمدات کی نمو ماند رہی

مالی سال 23ء کی پہلی ششماہی کے دوران نان ٹیکسٹائل برآمدات 3.3 فیصد کمی سے 191 ملین ڈالر رہ گئیں۔ سیلاب سے متاثرہ علاقوں میں کم پیداوار کے سبب بنیادی طور پر زرعی غذائی مصنوعات کی وجہ سے کمی ہوئی۔ نان ٹیکسٹائل برآمدات کے سہ ماہی اعداد و شمار میں ٹیکسٹائل کی برآمدات جیسا ہی رجحان دکھائی دیا۔ گذشتہ برس کی اسی مدت کے بڑے اساسی اثرات کی وجہ سے مالی سال 23ء کی دوسری سہ ماہی کے دوران یہ متزلی دیکھنے میں آئی، جس نے ان مصنوعات کی بلند بیرونی طلب کی عکاسی کی (جدول 5.8)۔

زرعی غذائی برآمدات میں، منفی حجم نے بالخصوص چاول، اور روغنی بیجوں کی برآمدات میں بلند اکائی قیمت کے اثرات کو ماند کر دیا۔ چاول، جو غذائی برآمدات میں سب سے زیادہ حصے کا حامل ہے، ملک میں حالیہ سیلاب، جس نے خاص طور پر غیر باسستی چاول کے زیر کاشت علاقوں کو متاثر کیا، کے سبب چاول کی پیداوار میں کمی کی وجہ سے اس کی برآمدات تیزی سے گھٹ گئیں۔²⁷ نتیجتاً، مالی سال 23ء کی

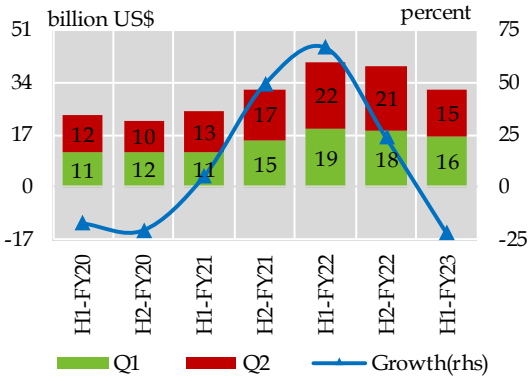
²⁷ گذشتہ برس کے مقابلے میں چاول کی پیداوار میں 40 فیصد کمی آئی۔ زیر کاشت رقبہ بھی گھٹ گیا۔ سیلاب سے سب سے زیادہ نقصان صوبہ سندھ میں ہوا جہاں زیادہ تر بلند یافتگی کی حامل غیر باسستی فصل کاشت کی جاتی ہے (باب 2)۔

ورلڈ کپ کی بنا پر بلند طلب کے سبب تقریباً تمام تر اضافہ فٹ بالوں سے ہوا۔ مالی سال 23ء کی پہلی ششماہی کے دوران مچھلی اور مچھلی سے تیار ہونے والی مصنوعات کی برآمدات میں بھی 24 ملین ڈالر کا اضافہ ہوا۔ چین کو بلند برآمدی حجم کو اس اضافے کی وجہ قرار دیا گیا۔

درآمدات

تاریخی طور پر بڑھتے ہوئے رجحان کے برخلاف، مالی سال 23ء کی پہلی ششماہی کے دوران، پاکستان کی درآمدات 23.0 فیصد سال بسال گھٹ کر 31.2 ارب ڈالر رہ گئیں (شکل 5.24) اور یہ کمی مالی سال 23ء کی پہلی ششماہی تک برقرار رہی۔ جہاں شرح مبادلہ میں کمی نے مجموعی درآمدات کو متاثر کرنے میں کردار ادا کیا، وہیں زرمبادلہ کے ذخائر میں کمی کے سبب حکومت اور اسٹیٹ بینک کی طرف سے کیے گئے انتظامی اور ضوابطی اقدامات بھی درآمدات کو کم کرنے اور بیرونی کھاتوں پر ملکی طلب کے دباؤ کو محدود کرنے میں اہم رہے (شکل 5.25)۔

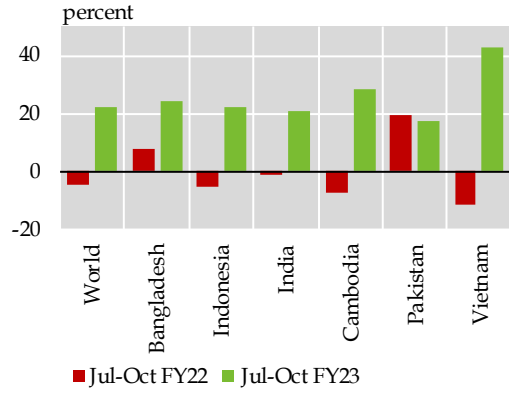
شکل 5.24: درآمدات میں سہ ماہی اور ششماہی رجحان



Source: Pakistan Bureau of Statistics

مثال کے طور پر، اسٹیٹ بینک نے ستمبر 2021ء کے دوران 114 بیسٹر غیر ضروری ایشیا اور پھر اپریل 2022ء کے دوران مزید 177 ایشیا کی درآمد پر 100 فیصد کیش مارجن کی شرائط (سی ایم آر) عائد کیں۔²⁸

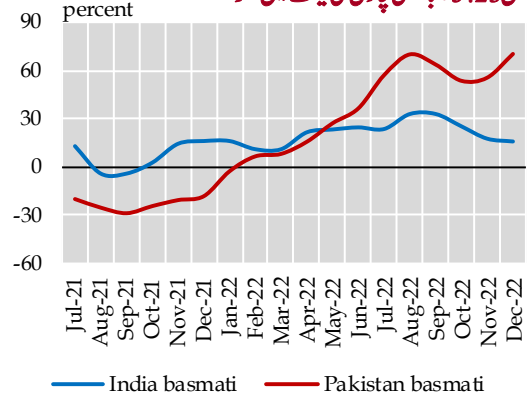
شکل 5.22: یورپی یونین 27 کے ملبوسات کی درآمدات - سال بسال نمو



Source: Eurostats

مالی سال 23ء کی پہلی ششماہی کے دوران روغنی بیج، سینٹ اور کلنکر سمیت مختلف مصنوعات کی برآمدات میں کمی دکھائی دی۔ کمی کی بنیادی وجہ منفی حجم کا اثر تھا، جو بالخصوص چین کو برآمدات میں دکھائی دیا۔ چین، جو کہ اہم برآمدی مقام ہے، کے لیے زیر جائزہ مدت کے دوران چینی معیشت میں سست روی کے سبب ان برآمدات کے حجم میں بالترتیب 9.7 فیصد اور 96.4 فیصد کمی واقع ہوئی۔

شکل 5.23: باسمتی چاول کی قیمت میں نمو

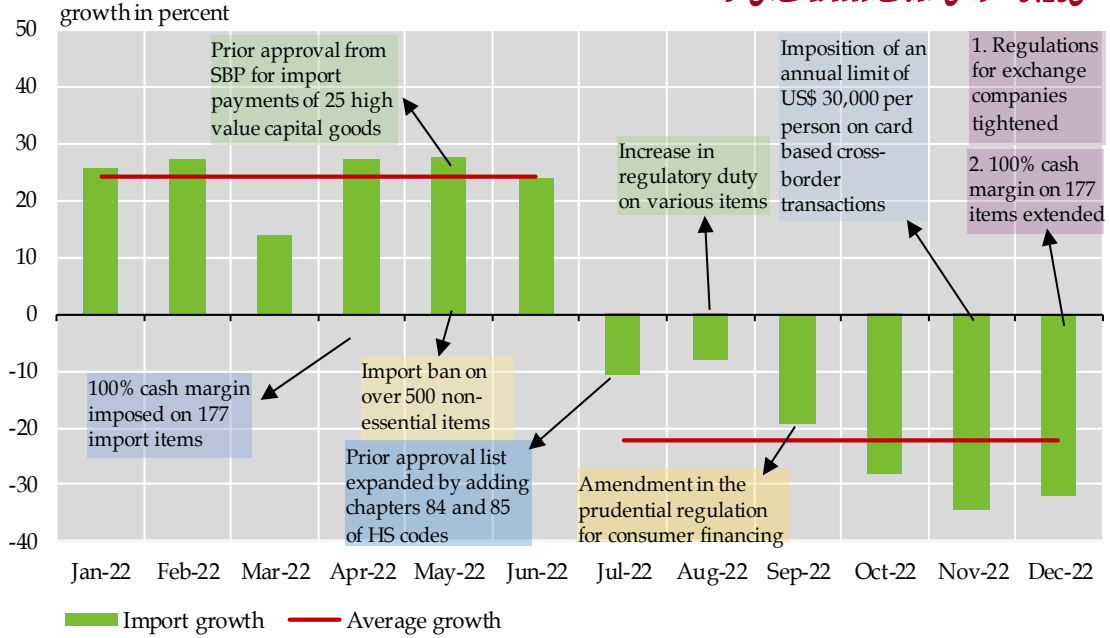


Source: Food and Agriculture Organization

تاہم، مالی سال 23ء کی پہلی ششماہی کے دوران کھیلوں کے سامان اور کیمیکلز میں بہتری دکھائی دی۔ کھیلوں کے سامان میں، نومبر اور دسمبر 2022ء کے دوران فیفا

²⁸ ابتدائی طور پر فروری 2017ء میں سی ایم آر عائد کیا گیا تھا۔ دسمبر 2022ء تک، ایسی مصنوعات کی کل تعداد 702 ہو گئی جن پر سی ایم آر لاگو ہوتی ہے۔

شکل 5.25: ضوابطی اقدامات اور درآمدات میں نمو



Source: State Bank of Pakistan, Ministry of Commerce and Federal Board of Revenue

کے نتیجے میں محدود نقل و حرکت اور انفراسٹرکچر کو پہنچنے والے نقصانات نے ٹرانسپورٹ سیکٹر کی طلب کو کم کر دیا؛ (iii) کمرشل استعمال میں کمی کے سبب بجلی کی پیداوار میں ہونے والی کمی نے بھی پٹرولیم مصنوعات کی فروخت کو کم کرنے میں کردار ادا کیا (شکل 5.27)۔

اگرچہ زیر جائزہ مدت کے دوران اجناس کی عالمی قیمتیں بھی کم ہونا شروع ہو گئیں، تاہم درآمدات میں ہونے والی کمی بنیادی طور پر حجم پر مبنی تھی۔ مالی سال 23ء کی پہلی ششماہی کے دوران درآمدات کی مجموعی نمو میں غذا کے علاوہ دیگر تمام شعبوں کا حصہ منفی رہا (شکل 5.26)۔

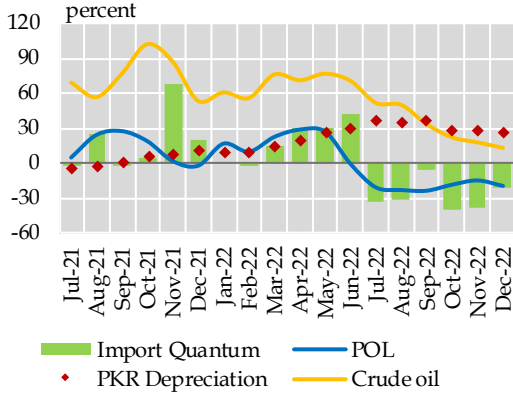
کمی کی بنیادی وجہ توانائی کی درآمدات کے منفی حجم کے اثرات تھے جنہوں نے بڑھتی ہوئی قیمتوں کے اثر کو زائل کر دیا، ماسواخام پٹرولیم کے، جن میں قیمت کا مثبت اثر زیادہ نمایاں تھا (شکل 5.28)۔

توانائی کی درآمدات
بنیادی طور پر خام تیل کی بین الاقوامی قیمتوں میں اضافے اور توانائی کی بڑھتی ہوئی طلب کے باعث، توانائی کی درآمدات، جو مالی سال 22ء کی پہلی ششماہی کے دوران دوگنی سے بھی زیادہ ہو گئی تھیں، مالی سال 23ء کی پہلی ششماہی میں 8.8 فیصد کمی سے 19.3 ارب ڈالر رہ گئیں، جبکہ گزشتہ برس کی اسی مدت کے دوران یہ 10.2 ارب ڈالر تھیں۔

توانائی کی درآمدات میں کمی کی بنیادی وجہ پٹرولیم مصنوعات کی درآمدات کے حجم میں 36.9 فیصد کمی تھی۔ معاشی سست روی کے سبب پست طلب کی وجہ سے پیٹرولیم مصنوعات میں، ایچ ایس ڈی اور فرنس آئل کا درآمدی حجم تقریباً نصف رہ گیا۔ تمام شعبوں میں پٹرولیم مصنوعات کی فروخت میں وسیع البنیاد کمی درج کی گئی جس سے ان مصنوعات کی ملکی طلب میں عمومی سست روی کی عکاسی ہوتی ہے۔ خاص طور پر، پٹرولیم مصنوعات کی بلند قیمتوں اور سڑکوں کے انفراسٹرکچر کو

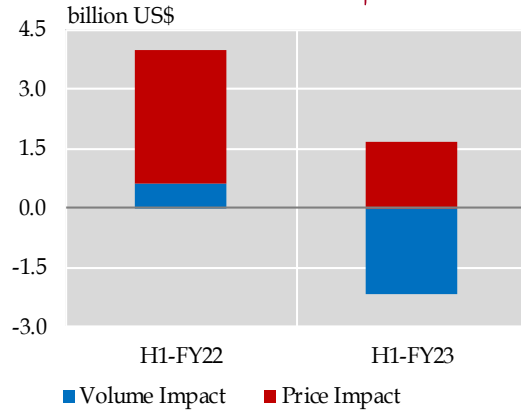
پٹرولیم کی درآمدات میں کمی کے رجحان کی وضاحت متعدد عوامل سے کی جاسکتی ہے: (i) زری پالیسی میں سختی کے سبب معاشی سرگرمیوں میں ہونے والی مجموعی سست روی سے پٹرولیم مصنوعات کی طلب میں کمی آئی؛ (ii) مون سون کے سیلاب

شکل 5.27: توانائی کی درآمدات میں مندی کو تقویت دینے والے عوامل



Source: SBP, IMF, OCAC and PBS

شکل 5.28: پٹرولیم درآمدات

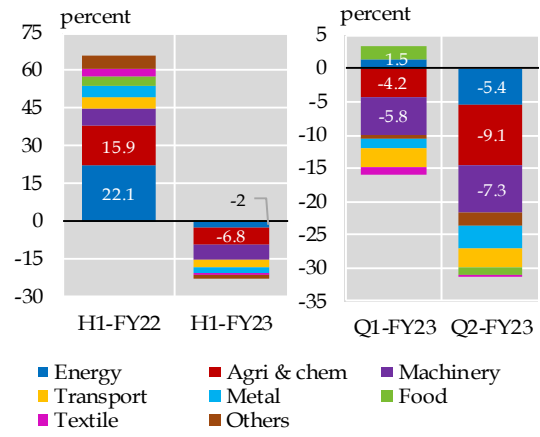


Source: Pakistan Bureau of Statistics

درآمدات میں 2.4 فیصد اضافے کے علاوہ، غیر توانائی کی درآمدات میں زیر جائزہ مدت کے دوران وسیع البنیاد کمی دیکھی گئی۔ معاشی سست روی کے علاوہ، درآمدات میں کمی کے لیے حکومت اور اسٹیٹ بینک کی جانب سے کیے گئے اقدامات بھی درآمدات، بالخصوص غیر توانائی درآمدات میں کمی کے باعث بنے۔ زری پالیسی میں 225 پی پی ایس کی سختی، محدود مدت کے لیے 566 ایشیا پر وزارت تجارت کی

سیلاب سے متعلق نقصانات کی وجہ سے ٹرانسپورٹ سیکٹر کے لیے؛ اور سست اقتصادی سرگرمیوں کے نتیجے میں صنعتی شعبے کے لیے ہائی اسپیڈ ڈیزل (ایچ ایس ڈی) کی فروخت کم ہو گئی۔²⁹ مزید برآں، بجلی کی پیداوار میں کمی کی وجہ سے بالخصوص پاور سیکٹر میں فرنس آئل کی فروخت میں کمی واقع ہوئی (شکل 5.29 ب)۔

شکل 5.26: ششماہی اور سہ ماہی درآمدات کو بڑھانے والے اہم شعبے



Source: Pakistan Bureau of Statistics

تاہم، خام پٹرولیم کے ضمن میں، خام تیل کی عالمی قیمتوں میں اضافے کے باعث حجم کے منفی اثر کے مقابلے میں مثبت قیمت کا اثر زیادہ واضح تھا۔ دریں اثناء، مالی سال 23ء کی پہلی ششماہی میں کوسلے اور ایل این جی کی درآمدات میں بھی کمی آئی۔ کوسلے کی درآمدات میں کمی کی بنیادی وجہ کوسلے پر مبنی بجلی کے پیداواری پلانٹس کی کمزور طلب تھی۔ تاہم، روس یوکرین بحران کے باعث رسدی زنجیر میں رکاوٹیں ایل این جی کی درآمدات میں کمی کی وجہ تھیں۔

غیر توانائی درآمدات

مالی سال 23ء کی پہلی ششماہی میں غیر توانائی کی درآمدات 19.3 فیصد کمی سے 22 ارب ڈالر رہ گئیں جو گزشتہ برس کی اسی مدت میں 27.2 ارب ڈالر تھیں۔ غذائی

²⁹ ڈیٹا کا ماخذ: آئل کمپنیز ایڈوائزری کونسل سیل کے شعبہ دار اعداد و شمار

بیرونی شعبہ

جدول 5.8: اہم نان ٹیکسٹائل برآمدات
ملین ڈالر

تہذیبی	م س 23ء	م س 22ء	
چمڑے کی مصنوعات	315	320	-4
کیمیکلز	337	300	38
ایتھائل الکحل	201	129	72
چاول	927	1,067	-140
باسمتی چاول	279	304	-25
غیر باسمتی چاول	648	763	-115
مچھلی اور اس سے تیار شدہ ایشیا	225	200	24
کھیلوں کا سامان	209	164	45
کل	3,140	3,246	-106
نان ٹیکسٹائل، مجموعی	5,553	5,744	-191

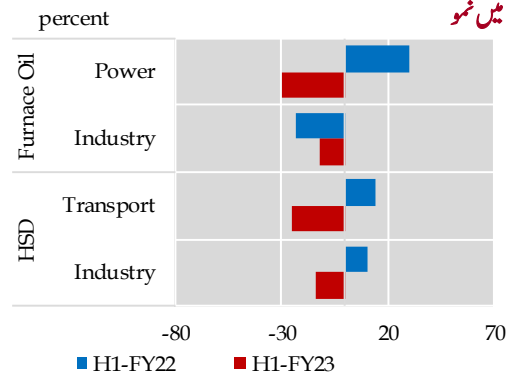
ماخذ: پاکستان دفتر شماریات

زراعت اور کیمیکلز

زرعی اور کیمیائی درآمدات 34.8 فیصد کمی سے 5.2 ارب ڈالر رہیں جو گذشتہ برس کی اسی مدت کے دوران 7.9 ارب ڈالر تھیں۔ اس گروپ میں، ادویاتی مصنوعات کی درآمدات میں 76.3 فیصد کمی آئی (شکل 5.30)۔ کووڈ ویکسینز کی پست درآمدات سے اس تیز کمی کی وضاحت کی جاسکتی ہے، کیونکہ گذشتہ برس ان کو نمایاں مقدار میں درآمد کیا گیا تھا، نیز درآمدات میں ہونے والی مجموعی 23 فیصد کمی میں ان کا حصہ 5.8 فیصد تھا۔ کیڑے مار ادویات کی درآمدات میں معمولی نمو کے علاوہ، پلاسٹک میٹریل، دیگر کیمیکلز اور کھاد کی درآمدات گذشتہ برس کی سطح سے کم رہیں۔

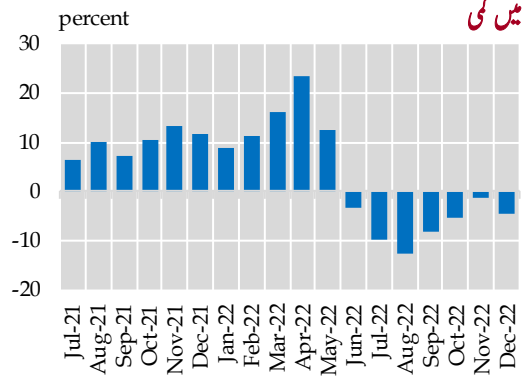
پابندی، اضافی 177 ایشیا³⁰ پر سی ایم آر کا نفاذ، اور سی کے ڈی کاروں اور ایچ ایس کوڈ کے باب 84 اور 85 کے تحت آنے والی ایشیا کی ایل سیز کھولنے سے پہلے اسٹیٹ بینک سے پیشگی منظوری کی شرط وغیرہ ان اقدامات میں شامل ہیں۔³¹

شکل 5.29: فرنس آئل اور ہائی اسپیڈ ڈیزل کی بلحاظ شعبہ فروخت میں نمو



Source: Oil Companies Advisory Council

شکل 5.29: ب: مالی سال 23ء کی پہلی ششماہی کے دوران بجلی کی پیداوار میں کمی



Source: National Electric Power Regulatory Authority

³⁰ اپریل 2022ء میں مزید 177 آئٹمز پر نفاذ جانے والے سی ایم آر کے تحت (www.sbp.org.pk/bprd/2022/CL9.htm)، متعلقہ درآمدات پر جمع کردہ سی ایم آر کی اطلاع دہندگی کے لیے بینکوں

کے لیے اطلاع دہندگی کی شرائط کے ساتھ، جس کی عارضی شق (sunset clause) کو بعد میں 31 مارچ 2023 تک بڑھا دیا گیا (www.sbp.org.pk/bprd/2022/CL37.htm)

³¹ مئی 2022ء میں بینکوں کے لیے سی کے ڈی کاروں سے 25 بلین سرمایہ مالیت کی ایشیا کی ایل سیز کھولنے سے پہلے اسٹیٹ بینک سے پیشگی منظوری حاصل کرنے کی شرط؛

(www.sbp.org.pk/epd/2022/FECL9.htm)، جس میں جولائی 2022ء میں ایچ ایس کوڈز کے مکمل ابواب 84 اور 85 شامل کیے گئے تھے

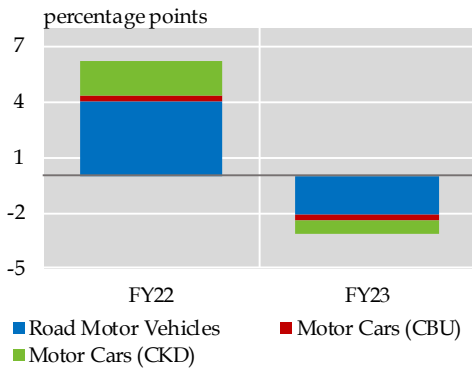
(www.sbp.org.pk/epd/2022/FECL11.htm)

کہ ایل سیز کھولنے سے پہلے اسٹیٹ بینک کی پیشگی منظوری) علی الخصوص مشینری گروپ کے تحت غیر ضروری ایشیا پر توجہ مرکوز کر رہے تھے اور اس کی وجہ سے مشینری کی درآمدات میں نمایاں کمی آئی۔

مشینری گروپ میں، موبائل فونز کی درآمد میں نمایاں کمی درج کی گئی، اس کے بعد بجلی پیدا کرنے والی مشینری، دیگر مشینری اور ٹیکسٹائل مشینری میں کمی آئی۔

قبل ازیں، نیم موصل چپس کی کمی کی وجہ سے موبائل کی بلند قیمتوں میں کمی آنا شروع ہو گئی ہے، کیونکہ موبائل فونز کی فروخت کے سبب نیم موصل چپس کی غیر فروخت شدہ کھیپ جمع ہونا شروع ہو گئی ہے۔³² مزید برآں، ایچ ایس کوڈز کے باب 85 پر مرکوز انتظامی اقدامات بھی اس زمرے کے تحت درآمدات کو کم کرنے کا باعث بنے۔

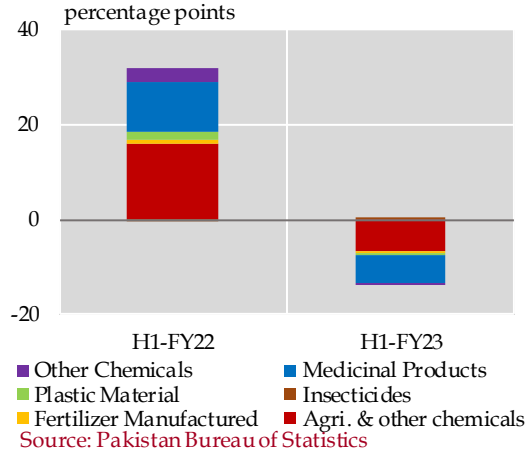
شکل 5.31: بجلی ششماہی کے دوران ٹرانسپورٹ درآمدات - نمونوں حصہ



Source: Pakistan Bureau of Statistics

بجلی پیدا کرنے والی مشینری کی پست درآمدات میں بھی ان اقدامات کے اثرات کی عکاسی ہوئی، جو مالی سال 23ء کی بجلی ششماہی کے دوران کم ہو کر 288 ملین ڈالر رہ گئیں جبکہ مالی سال 22ء کی بجلی ششماہی کے دوران یہ 990 ملین ڈالر تھیں۔ مزید برآں، سی پیک کے تحت متعدد منصوبوں کی تکمیل کی وجہ سے بھی ان درآمدات میں کمی واقع ہوئی۔

شکل 5.30: زرعی اور کیمیائی درآمدات - نمونوں حصہ



کھاد کی درآمدات میں 10.7 فیصد کمی کی بنیادی وجہ ڈی اے پی کی درآمدات میں نمایاں کمی ہے۔ خاص طور پر روس پوکریں تنازعے کی وجہ سے رسد میں کمی، امونیا، بنیادی خام مال کی عدم دستیابی، جس کے نتیجے میں ڈی اے پی کی پیداوار میں کمی آئی، اور چین کی جانب سے اپنی ملکی ڈی اے پی کی ضروریات کو پورا کرنے کے لیے عائد کردہ برآمدی پابندیاں اس رجحان کی وجہ ہیں۔ دریں اثنا، مالی سال 23ء کی بجلی سہ ماہی میں کھاد کی عالمی قیمتوں (بشمول ڈی اے پی اور یوریا) میں سال بسال نمو کے آثار دکھائی دیے، تاہم مالی سال 23ء کی دوسری سہ ماہی کے دوران قیمتوں میں کمی سے کھاد کی قیمتوں کی ششماہی نمو معتدل ہو گئی۔

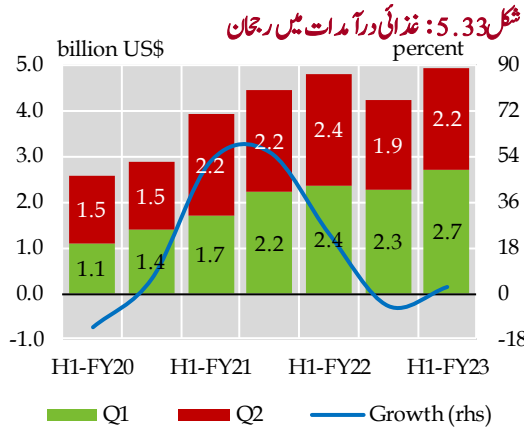
مشینری

مالی سال 23ء کی بجلی ششماہی کے دوران مشینری گروپ کی درآمدات 3.2 ارب ڈالر (9 برسوں میں سب سے کم) رہیں، جو مالی سال 22ء کی بجلی ششماہی کے 5.9 ارب ڈالر سے 45 فیصد کم تھیں۔ اگرچہ زیر جائزہ مدت کے دوران زرعی سختی نے مشینری کی مالکاری کو بالعموم مزید مہنگا بنا دیا، تاہم ایل ٹی ایف ایف کی شرحوں کی پالیسی ریٹ کے ساتھ ہم آہنگی اور ٹرف کا خاتمہ بھی مشینری کی درآمدات کی مالکاری میں مانع تھا، جس کی عکاسی ان اسکیموں کے تحت نمایاں طور پر پست ادائیگیوں سے بھی ہوتی ہے۔ علاوہ ازیں، دیگر ضوابطی اور انتظامی اقدامات (جیسے

³² ماخذ: <https://asia.nikkei.com/Business/Tech/Semiconductors/Chip-glut-to-last-most-of-2023-while-automotive-crunch-persists>

بیرونی شعبہ

ملین ڈالر تھیں۔ مالی سال 22ء کی دوسری ششماہی کے دوران اسٹیٹ بینک کے طرف سے کیے گئے ضوابطی اقدامات نے مالی سال 23ء کی پہلی ششماہی کے دوران بالعموم روڈ موٹر گاڑیوں کی درآمد اور بالخصوص سی کے ڈی / ایس کے ڈی موٹر کاروں کی درآمد کو متاثر کرنا شروع کیا۔³³ اس کے بعد، مالی سال 23ء کی پہلی ششماہی میں ہوائی جہازوں، بحری جہازوں اور کشتیوں کی درآمدات 353 ملین ڈالر سے کم ہو کر 88 ملین ڈالر رہ گئیں۔

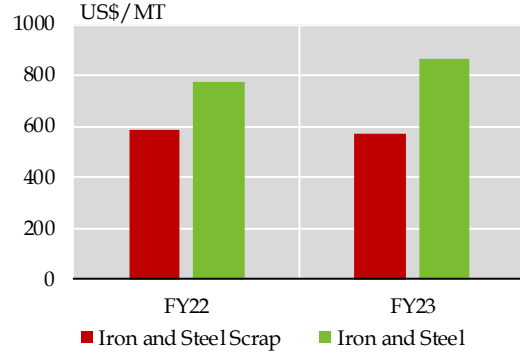


Source: Pakistan Bureau of Statistics

دھاتیں

مجموعی طور پر پست اقتصادی سرگرمی اور گاڑیوں اور مکانات کاری کے شعبوں میں پست طلب کے ساتھ ساتھ طلب کو کم کرنے والے اقدامات کے باعث دھات کی درآمدات میں ایک ارب ڈالر کی کمی آئی، جو زیادہ تر لوہے اور فولاد اور اس کے اسکرپ کے زمرے میں تھی۔ لوہے اور فولاد کی پست اوسط اکائی مالیت کے مقابلے میں ان کے اسکرپ کی اوسط اکائی مالیت میں معمولی اضافہ دکھائی دیا۔

شکل 5.32: لوہے اور فولاد اور اسکرپ کی درآمدات کی اوسط اکائی قدر



Source: Pakistan Bureau of Statistics

اسی طرح، مالی سال 23ء کی پہلی ششماہی میں نیکسٹل مشینری کی درآمدات 44 فیصد گھٹ کر 242 ملین ڈالر رہ گئیں جبکہ گذشتہ برس کی اسی مدت میں 435 ملین ڈالر تھیں۔ درآمدات کے تخفیفی اقدامات کے علاوہ، ٹرے کے تحت پست ادائیگی بھی نیکسٹل مشینری کی درآمدات میں کمی کا سبب بنی۔

ٹرانسپورٹ

مالی سال 23ء کی پہلی ششماہی کے دوران ٹرانسپورٹ گروپ کی درآمدات 50 فیصد کمی کے ساتھ 1.2 ارب ڈالر کی سطح پر آگئیں جبکہ مالی سال 22ء کی پہلی ششماہی کے دوران یہ 2.3 ارب ڈالر تھیں۔ سی کے ڈی / ایس کے ڈی گاڑیوں کی درآمدات میں 489 ملین ڈالر کی کمی آئی جس نے ٹرانسپورٹ کی درآمدات کی مجموعی کمی میں حصہ ڈالا (شکل 5.31)۔ سی کے ڈی / ایس کے ڈی گاڑیوں میں، موٹر کاروں کی درآمدات میں نمایاں کمی آئی اور یہ مالی سال 23ء کی پہلی ششماہی کے دوران 498 ملین ڈالر کی سطح پر پہنچ گئیں جبکہ مالی سال 22ء کی پہلی ششماہی کے دوران یہ 808

³³ مالی سال 22ء کی پہلی ششماہی میں اسٹیٹ بینک نے صارفین کی کاروباری کے لیے محتاطیہ ضوابط میں ترمیم کر کے گاڑیوں کی طلب کو محدود کرنے کی کوشش کی۔ ان کلیدی اقدامات میں قسط و ادائیگی کا حجم قرض گیری کی مجموعی تنخواہ کے 40 فیصد تک محدود کرنا، کاروباری کی زیادہ سے زیادہ مدت کو سات سال سے کم کر کے پانچ سال کرنا، کم از کم پیشگی ایک مشنت ادائیگی (ڈاؤن پیمنٹ) کو 15 فیصد سے بڑھا کر 30 فیصد کرنا، اور تمام بینکوں / ترقیاتی مالی اداروں کی طرف سے کسی بھی شخص کے لیے گاڑی کے حوالے سے قرضے کا (مجموعی) حجم 30 لاکھ روپے تک محدود کرنا شامل ہیں۔ ماخذ: www.sbp.org.pk/bprd/2021/CL29.htm

³⁴ مئی 2022ء میں، بینکوں کے لیے سی کے ڈی کاروں سمیت 25 بلند سرمایہ مالیت کی اشیا کی اہل سبز کھولنے سے پہلے اسٹیٹ بینک سے پیشگی منظوری حاصل کرنے کی شرط، ماخذ: www.sbp.org.pk/epd/2022/FECL11.htm

پام آئل، دالوں اور گندم کی درآمدات بڑھنے سے غذائی درآمدات میں اضافہ ہوا (شکل 5.33)۔

اگرچہ دوران مدت پام آئل کے درآمدی حجم میں کمی آئی، تاہم اس کی قیمت میں ضخیم اضافے نے درآمدی مالیت کو بڑھا دیا۔ دوسری جانب دالوں اور گندم کے درآمدی حجم اور قیمت دونوں میں اضافہ ہوا۔ اپریل 2023ء میں اگلی کٹائی تک کافی ذخیرے کو یقینی بنانے کی حکومتی کوششوں کو گندم کے درآمدی حجم میں اضافے کی وجہ قرار دیا جاسکتا ہے۔ جبکہ، روس یوکرین جنگ کے سبب رسدی رکاوٹوں کے نتیجے میں گندم کی قیمتوں میں بھی اضافہ ہوا۔ دوسری جانب، اساسی اثر کے باعث مالی سال 23ء کی پہلی ششماہی کے دوران چینی کی درآمدات کم ہو کر 3.3 ملین ڈالر رہ گئیں۔

دوسری جانب، زیرِ جائزہ مدت کے دوران لوہے کی بین الاقوامی قیمتوں میں بھی کمی دیکھی گئی۔ پست تعمیراتی سرگرمی کی وجہ سے فولاد کی مجموعی درآمد میں کمی آئی۔ جیسا کہ بڑے پیمانے کی ایشیا سازی (ایل ایس ایم) صنعتوں کے کوآنٹنٹ انڈیکس کی تعداد سے بھی واضح ہے، لوہے اور فولاد کی مصنوعات اور گاڑیوں کی پیداوار میں کمی بھی درآمدی لوہے اور فولاد اور ان کے اسکرپ کی پست طلب کا باعث بنی (شکل 5.32)۔

غذا

دیگر تمام شعبوں کی درآمدات میں وسیع البنیاد کمی کے برخلاف، مالی سال 23ء کی پہلی ششماہی کے دوران غذائی درآمدات میں 2.4 فیصد اضافہ ہوا۔ بنیادی طور پر